عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

۳

ربیع الاول

۱۴۱۹ھ

جولائی

۱۹۹۸ء

بیادگار مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

جلد ۲ شمارہ ۳ / ۲۵

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زریز پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

چاند پرمت تھوکئے	اداریہ	۳
جب حضور ﷺ آئے	چوہدری فضل حق	۱۰
بشپ کی خودکشی یا قتل	ایڈیٹر کے قلم سے	۱۳
بشپ کے قتل کی کہانی چیف بشپ کیتھ پسلی کی زبانی	محسن اقبال	۱۷
قادیانی شبہات کے جوابات	ادارہ	۲۱
العرف الوردی فی اخبار المھدی	ترجمہ: قاری قیام الدین مدظلہ	۲۴
حیات عیسیٰ علیہ السلام	ایچ ساجد اعوان	۲۹
ایک قادیانی سے گفتگو	مولانا اللہ وسایا	۳۶
ہر قادیانی کے نام	مفتی عاشق الٰہی مدظلہ	۴۶
کاش آج کبوجیہ زندہ ہوتا	علامہ ابو ٹیپو الازہری	۵۰
تبصرہ کتب	ادارہ	۵۲
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	۵۳

اداریہ

چاند پر مت تھوکیئے

چاغی کو داغی کرنے والے ایٹمی دھماکوں سے اٹھنے والی گرد ابھی بیٹھی بھی نہ تھی کہ ہمارے ملکی سائنس دانوں کے اختلافات اٹھ کھڑے ہوئے۔ جس سے محب وطن لوگ خاصے رنجیدہ خاطر ہوئے۔ کسی نے اسے کریڈٹ کا جھگڑا قرار دیا۔ تو کسی نے مینڈیٹ کے تنازعہ سے تعبیر کیا۔ ایک صاحب قلم نے تو اسے مال غنیمت کی لڑائی سے تشبیہ دے دی۔ بھارت کے منہ توڑ جواب میں ہمارے ایٹمی دھماکوں کے بعد جب پوری قوم ملکی سلامتی اور دفاع کے حوالہ سے یکجہتی کا نمونہ بن گئی تھی۔ ایسے موقع پر باہمی اختلافات سے قوم کا مایوس ہونا اور دشمن کا خوش ہو کر بغلیں بجانا ایک فطری عمل ہے۔ دشمن کے مقابلے میں باہمی اختلافات اور جھگڑے ' ہوا خیزی' بددلی' اور مورال گرانے کا باعث ہوا کرتے ہیں۔

سائنس دانوں کے حالیہ اختلافات کے اصل محرک سابق چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن منیر احمد خان ہیں۔ جنہوں نے ٹیلی ویژن انٹرویو میں یہ شوشہ چھوڑا کہ ایٹمی دھماکوں کی کامیابی اٹامک انرجی کمیشن کی مرہون منت ہے۔ ایٹمی دھماکوں کا مشن مکمل کرنے کے بعد سائنس دانوں کی ٹیم جب چکلالہ ائرپورٹ اتری تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ ایٹمی توانائی کمیشن کے ممبر ٹیکنیکل ڈاکٹر ثمر مبارک مند نے اس موقع پر منیر خان کی کہی ہوئی بات کا اعادہ کرتے ہوئے اخباری نمائندوں سے کہا۔ ایٹم بم کی تیاری اور دھماکے کا مینڈیٹ ایٹمی توانائی کمیشن کا تھا۔ اس میں کہوٹہ لیبارٹریز کا کوئی کردار نہیں۔ یہ سراسر ناانصافی ہے کہ جس ادارے کا حصہ صرف 5 فیصد ہو۔ وہ سارا کریڈٹ خود لینے کی کوشش کرے۔ دوسرے روز اسلام آباد کے بعض اہم چوکوں میں اس عنوان کے بینرز دکھائی دیئے۔ جن پر تحریر تھا" ایٹمی دھماکوں کا اصل ہیرو ڈاکٹر ثمر مبارک ہے " بیان اور بینروں سے قوم کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی۔ کہ حالیہ ایٹمی دھماکوں میں عبدالقدیر خان کا کوئی خاص حصہ نہیں۔ بلکہ ایٹمی توانائی کمیشن کی وساطت سے حالیہ کامیابی کا سہرا ڈاکٹر ثمر مبارک کے سر ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں ہیرو کے طور پر پیش کرنے کے پس پردہ کوئی خاص جماعت اور لابی مصروف عمل ہے۔

سائنس دانوں کی ٹیم کا چکلالہ ائرپورٹ پر استقبال طے شدہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی کسی جماعت یا تنظیم کی جانب سے اس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس تنظیم نے استقبالی پروگرام مرتب کیا؟۔

ڈاکٹر ثمر مبارک کو ہیرو ثابت کرنے کے لئے پبلسٹی مہم میں کس جماعت نے حصہ لیا؟ اور اسلام آباد کے چوکوں میں بینرز لگانے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ کیا انفرادی طور پر ایسا ممکن ہے؟۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کردار کشی اور ڈاکٹر ثمر مبارک کو ابھارنے میں اخبارات کی سطح پر ایک مخصوص لابی بہت سرگرم عمل ہے۔ اس لابی میں کس فکر اور عقیدے کے لوگ شامل ہیں؟۔

سابق چیئرمین منیر احمد خان مسلسل ڈاکٹر عبدالقدیر کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ قوم جب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو اپنا محسن اور قومی ہیرو قرار دے چکی ہے۔ تو وہ خواہ مخواہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان پر بے بنیاد الزامات لگا کر کس کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں؟۔

منیر احمد خان سابق چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن اور ڈاکٹر ثمر مبارک کے تعلقات اور روابط ڈھکے چھپے نہیں۔ ان کے باہمی اعتماد کا یہ عالم ہے کہ ڈاکٹر ثمر مبارک منیر احمد خان کے حلق کی آواز کو اپنے ضمیر کی آواز سے تعبیر کرتے ہیں۔ منیر احمد خان کی ذات ہمیشہ مشکوک رہی ہے۔ ادھر ڈاکٹر ثمر مبارک اور ان کے والد کا نام ایک مخصوص اقلیتی فرقہ سے تعلق کی چغلی کھارہا ہے۔ خدا کرے یہ قیاس غلط ہو۔ یہ حکومت اور اس کی متعلقہ ایجنسیوں کا کام ہے کہ وہ حقیقت حال کا کھوج لگائیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایٹمی توانائی کمیشن ہمیشہ قادیانیوں کے نرغے میں رہا ہے۔ اس پر ماضی میں ہم کئی مرتبہ قلم اٹھا چکے ہیں۔ گذشتہ دنوں جب اسلام آباد کے معروف صحافی انٹرویو کی غرض سے منیر احمد خان کے ہاں گئے۔ تو انہوں نے اپنے پوتے سے تعارف کرواتے ہوئے انہیں بتایا کہ یہ آئندہ اٹامک انرجی کمیشن کا چیئرمین ہے۔ منیر احمد خان جیسے لوگ اب بھی ایٹمی توانائی کمیشن کو اپنی جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی سمجھ رہے ہیں۔ ورنہ وہ اس اعتماد سے یہ بات نہ کہتے۔ سابق چیئرمین کی حیثیت سے ان کی کیا خدمات ہیں؟ موجودہ چیئرمین اشفاق احمد کیا اس بات کے گواہ نہیں کہ منیر احمد خان نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے 1976ء۔77ء میں ایٹمی دھماکہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ جب وہ اپنے دعوی میں ناکام رہے تو بھٹو صاحب نے انہیں بہت سخت سست کہا تھا۔

پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں جتنی ترقی ہوئی ہے وہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے آنے کے بعد ہوئی۔ ڈاکٹر ثمر مبارک کو ہیرو ثابت کرنے والے بھول رہے ہیں کہ جب موصوف ایٹمی توانائی کمیشن میں آئے 'ایٹم بم بن چکا تھا۔ بقول زاہد علی اکبر یہ لوگ بعد کی پیداوار ہیں۔ بطور سائنس دان ہم ان کی خدمات سے انحراف نہیں کرتے۔ کامیابی ٹیم ورک سے ممکن ہوتی ہے۔ ایٹمی پروگرام میں بلاشبہ ان کا حصہ 95 فیصد ہوگا۔ لیکن 5 فیصد کے بغیر اٹامک انرجی کمیشن کی کچھ حیثیت نہیں۔ کہوٹہ لیبارٹریز کے بغیر اتنا عرصہ کمیشن کوئی واضح کامیابی حاصل نہ کرسکا۔ ایٹمی توانائی کمیشن نے دو میزائلوں کے تجربے کئے جو ناکام رہے۔ جبکہ عبدالقدیر خان کے

غوری میزائل کا تجربہ انتہائی کامیاب رہا۔ میزائل کی صنعت میں اس کامیاب کاوش کو پوری دنیا میں سراہا گیا۔ سابق چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن منیر احمد خان کے اعصاب پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان بری طرح سوار ہیں۔ منیر احمد خان ان کی مخالفت اور کردار کشی میں اس حد تک آگے جا چکے ہیں کہ الزام لگانے سے پہلے سوچنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ منیر احمد خان نے ڈاکٹر ثمر مبارک کے حوالہ سے یہ شوشہ بھی چھوڑا کہ چاغی میں ایٹمی دھماکے کرنے کے سلسلہ میں عبدالقدیر خان صرف بیس پچیس منٹ پہلے وہاں پہنچے۔ اور ڈاکٹر ثمر مبارک نے پوچھا کہ بٹن کہاں ہے؟ عالم اسلام کے مایہ ناز سائنس دان کے بارے میں ایسا تاثر دینے سے منیر احمد خان کی پست ذہنیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ ایٹمی تجربات سے پہلے منیر احمد خان نے اس کی مخالفت کی۔ اخبارات میں کالم لکھے کہ یہ سب ڈھونگ ہے۔ ہمارے پاس تو ہے ہی کچھ نہیں۔ اب جب کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی شبانہ روز محنت رنگ لائی ہے تو یہ دعوی کرتے ہیں۔ کہ ایٹمی دھماکوں میں 95 فیصد ہمارا حصہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور سابق چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن منیر احمد خان کے اختلافات کا پس منظر یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ان کا حقیقی چہرہ بے نقاب کر دیا ہے۔ ان کے الزامات قوم کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

منیر احمد خان نیوکلیر ایکسپرٹ ہے نہ پی ایچ ڈی ہے۔ بلکہ اس کے پاس 9 مہینے کا ایک پولی ٹیکنیک کالج کا ڈپلومہ تھا۔ وہ بنیادی طور پر نیوکلیر کے آدمی ہی نہ تھے۔

منیر احمد خان نے کوشش کی کہ ہم یورینیم کی افزودگی نہ کر سکیں۔ اس نے ایٹمی پروگرام میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی۔

منیر احمد خان نے ڈینگ ماری تھی کہ ہم 1976ء۔ 77ء میں ایٹمی دھماکہ کریں گے۔ جب سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو حقیقت حال معلوم ہوئی تو انہوں نے آغا شاہی، جنرل امتیاز کی موجودگی میں اسے گالیاں دیں اور سخت غصہ کا اظہار کیا۔

ذوالفقار علی بھٹو کو یقین ہو گیا تھا کہ پاکستان کے ایٹمی راز اس شخص کی وساطت سے دشمن تک پہنچتے ہیں۔

امریکہ میں پاکستان کے سابق سفیر ریاض کھوکھر کے سامنے بھٹو صاحب نے کہا جب تک یہ شخص (منیر احمد خان) موجود ہے پاکستان کبھی بھی نیوکلیر پاور نہیں بن سکتا۔

جنرل ضیاء الحق شہید نے انہیں سی ائی اے کا ایجنٹ قرار دیا تھا۔ سابق کمانڈر انچیف جنرل محمد اسلم بیگ کی رائے بھی منیر احمد خان کے بارے میں یہی تھی۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ایٹمی پروگرام میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی

لامتی، دفاع، اور استحکام کے لئے کتنی صعوبتیں برداشت کیں۔ جب 1974ء میں بھارت نے ایٹمی دھماکے ا تجربہ کیا تو عبدالقدیر ہالینڈ کے المالو سینٹری فیوج یورینیم پلانٹ میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ انہوں نے س وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو ایک پیغام کے ذریعہ اپنی خدمات کی پیشکش کی۔ 1976ء میں جب ن کے پاس فیوج یورینیم کی مکمل معلومات ہاتھ آگئیں تو وہ ایک مشنری جذبہ کے تحت پاکستان تشریف لے ئے۔ ہالینڈ میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان 30 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لیتے تھے۔ جب کہ پاکستان میں ان کی تنخواہ رف 3 ہزار روپیہ رکھی گئی۔ پہلے چھ ماہ کی تنخواہ نہ انہیں مل سکی، اور نہ ہی انہوں نے تقاضا کیا۔ جب پہلی فعہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب سائٹ دیکھنے کے لئے کہوٹہ گئے سڑک اور راستہ نہ ہونے کے باعث انہیں نزل زاہد علی اکبر کے ہمراہ چھ میل پیدل چلنا پڑا۔ جوتے ہلکے ہونے کے باعث ان کے پاؤں میں کانٹے چبھتے رہے۔ ماضی کا کہوٹہ جنگل وبیابان تھا، نہ پانی، نہ سایہ، اس مرد قلندر کی لگن، جانفشانی اور خلوص نیت کے باعث آج وہی کہوٹہ جنگل میں منگل کا سماں پیش کررہا ہے۔ اب جب کہ وہ صرف پاکستان کے نہیں، عالم اسلام کے مایہ ناز سائنس دان کے طور پر دنیائے سائنس سے اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ سات ہزار افراد ان کے ماتحت کام کرتے یں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان جذبہ حب الوطنی کے تحت آج صرف 400 ڈالر یعنی تقریباً "بیس ہزار روپیہ تنخواہ لے رہے ہیں۔ جو ان کی کارکردگی اور کارہائے نمایاں کے مطابق نہ ہونے کے برابر ہے۔ بھارت کے بمقابل پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی عمر زیادہ نہیں۔ یہ کریڈٹ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو جاتا ہے کہ انہوں نے بھارت کے مقابلے میں جتنا دیر سے کام شروع کیا۔ آج وہ بھارت سے اتنا عرصہ زیادہ آگے ہیں۔

منیر احمد خان جیسے شکستہ لوگوں کا پراپیگنڈہ حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتا۔ یہ عبدالقدیر کی ذات تھی جن کی دولت ایٹمی پروگرام میں اس قدر برکت ہوئی۔ کہ پاکستان 1982ء میں ایٹمی طاقت بن چکا تھا۔ 1982ء میں سینٹری فیوج ٹیکنالوجی صرف دنیا کے پانچ ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اور ہالینڈ کے پاس تھی۔ جب پاکستان نے یہ ٹیکنالوجی حاصل کی اس وقت یہ چین اور بھارت کے پاس بھی نہ تھی۔ ایٹمی ٹیکنالوجی میں پاکستان بھارت سے ہر لحاظ سے بہتر اور آگے ہے۔ میزائل کی دنیا میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کارہائے نمایاں کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ ان کے دعوی کے مطابق یہ کہا جاسکتا ہے کہ میزائل کی صنعت میں پاکستان اس قدر دور مار کرنے والے میزائل تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو نیویارک، واشنگٹن، تل ابیب، تک مار کرسکتے ہیں۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام یورپی ممالک کے مقابلہ میں سستا ہے۔ 1987ء تک پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر صرف 100 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ حالیہ پاکستانی ایٹمی دھماکوں کے تجربات پر دس سے پندرہ ملین ڈالر کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ مغرب میں انہی دھماکوں کی لاگت کا

اندازہ 100 ملین ڈالر ہے۔ ان حقائق وشواہد کی روشنی میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی عظمت اور جذبہ حب الوطنی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کی ریٹائرمنٹ میں اب جب کہ صرف چھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ ان کے خلاف بے بنیاد الزامات اور گمراہ کن پراپیگنڈہ قطعی نامناسب ہے۔ ایک مدت سے قادیانی اور سیکولر ذہن رکھنے والے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک ہی مقصد ہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان بددل ہوکر واپس چلے جائیں۔ تاکہ پاکستان بھارت کے مقابلے میں ایٹمی قوت نہ سکے۔ یہ طاقتیں درپردہ بھارت کی مدد کررہی ہیں۔ وسط مئی میں بھارتی ایٹمی دھماکوں کے بعد پوری قوم ایک دفعہ دم بخود ہوگئی تھی۔ اضطراب اور مایوسی کے اس موقع پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے پاکستانی قوم کو نوید سنائی تھی۔ کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ڈاکٹر عبدالقدیر ریسرچ لیبارٹریز میں بھارتی دھماکوں کا توڑ موجود ہے۔ پھر 28 مئی کو دنیا والوں نے دیکھا۔ بھارتی ایٹمی دھماکوں کا غرور چاغی سے اٹھنے والی گرد کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ یوں ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اپنے وعدہ کے مطابق اہل وطن کا سر فخر سے بلند کردیا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان صرف پاکستان کے لئے نہیں عالم اسلام کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔ ان کی خدمات اور کارہائے نمایاں کو سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ بانی پاکستان محمد علی جناح کے بعد وہ پہلی محبوب شخصیت ہیں۔ جن سے اہل وطن جنون کی حد تک عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی فنی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ آج مغرب والے انہیں "اسلامی بم" کے خالق کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ 5 فیصد حصہ کا طعنہ دینے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ کبھی کسی کا ایک چھکا پوری ٹیم کی کارکردگی پر بھاری ہوتا ہے۔ دنیا ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا لوہا مان گئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک حقیقت ہے اور وہ بھی مسلم۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے مخالفین ایڑی چوٹی کا زور لگالیں۔

مگر چاند پر تھوکا نہیں جاسکتا

گوجرانوالہ دفتر میں تعزیتی اجلاس

گوجرانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا اجلاس حافظ محمد ثاقب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد عارف ندیم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔ اجلاس میں مولانا بشیر احمد مرکزی ناظم تبلیغ کی اہلیہ محترمہ مولانا عبدالعزیز آف جتوئی مبلغ کوئٹہ کی والدہ محترمہ، مولانا ضیاء الدین آزاد کی خوشدامن کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ خداوند عالم مرحومات کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی بھی دعا کی گئی۔

صاحبزادہ مولانا سید محمد بنوری کا سانحہ ارتحال

محدث العصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے مولانا سید محمد بنوری ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء بروز منگل قریب دوپہر اپنی قیام گاہ کے مردانہ حصہ میں مقتول پائے گے۔ موصوف خون میں لت پت فرشی بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کی کنپٹی میں پستول کی گولی لگی ہوئی تھی۔ ان کا اپنا ذاتی پستول قریب پڑا ہوا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کراچی پولیس نے جائے وقوعہ کے معائنہ کرنے کے بعد ابتدائی طور پر اس سانحہ کو خودکشی قرار دیا۔ جب کہ بعض حلقہ احباب اور حلقہ عقیدت نے شبہ ظاہر کیا کہ مولانا سید محمد بنوری کو ایسے انداز میں قتل کیا گیا کہ اصل حقائق مخفی رہیں اور واقعہ خودکشی معلوم ہو۔ ان حالات میں بنوری خاندان اور جامعہ علوم اسلامیہ کے منتظمین کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ ہر صورت اس المناک سانحہ کی بہ ہمہ وجود تحقیق و تفتیش ہونی چاہیے۔

قائدین تحریک ختم نبوت اور بانی جامعہ علوم اسلامیہ کراچی شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے کی المناک اور دردناک موت پر دینی حلقہ عموماً" اور اہل علم خصوصاً" بہت افسردہ اور آزردہ دل ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۲۷ مئی بروز بدھ صبح ۹ بجے احاطہ علامہ بنوری ٹاؤن میں مولانا محمد تحسین صاحب مدظلہ نے پڑھائی۔ جس میں علماء کرام، طلباء عزیز اور مسلمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں انہیں اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا سید محمد بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک حادثاتی موت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں۔ کہ اللہ رب العزت پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں، اور اللہ رب العزت ہم سب کے ایمانوں کی حفاظت فرمائیں اور دنیاوی دینی ہر قسم کے ابتلا سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ (آمین ثم آمین)

مستری برکت علی کو صدمہ

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع عمرکوٹ سندھ کی معروف اور مجاہد شخصیت مستری برکت علی مغل کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں، اور اس کے ساتھ اس گھرانہ کو علماء کرام خصوصاً" مجلس تحفظ ختم نبوت سے ایک گہرا رابطہ تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا ضرور اہتمام کریں۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کی اہلیہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما اور شعبہ تبلیغ کے ناظم حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کا 30 مئی 1998ء کو اپنے گھر فاضل پور میں انتقال ہوگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کی تبلیغی خدمات میں مرحومہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ مولانا کی عدم موجودگی میں گھر کو سنبھالنا' جائیداد زمین وغیرہ کی نگرانی' اولاد کی تربیت عزیزداری اور خاندان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا یہ سب کچھ مرحومہ کے ذمہ تھا۔ تین صاحبزادے ہیں۔ ایک فوج میں ہے دوسرے نے حال ہی میں انجینئرنگ کا کورس کیا ہے۔ تیسرے صاحبزادے نشتر کالج میں ایم بی بی ایس کے تیسرے سال میں ہیں۔ مرحومہ نے اولاد کو ماں بن کر ہی نہیں پالا' بلکہ باپ کی (بھی تبلیغی مصروفیات کے باعث) عدم موجودگی کا احساس تک نہیں ہونے دیا۔ مرحومہ نے کافی عمر پائی۔ پچھلے دنوں کچھ طبیعت ناساز تھی' جلدی جلدی میں انجینئر بیٹے کی شادی کروائی۔ جو اپنے علاقے میں مثالی شادی تھی۔ مولانا خود ایک متوسط زمیندار فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے شادی پر خوب ریل پیل رہی۔ مرحومہ کی اپنے خاندان میں یہ آخری خوشی تھی۔ اس کے بعد طبیعت بگڑتی سنبھلتی رہی۔ تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا اور وہ اپنی نیکیوں سمیت مالک حقیقی کے دربار میں جا پہنچیں۔ اللہ رب العزت مولانا اور ان کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل اور مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ نے مولانا کے گھر جا کر مجلس کے اکابر امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' اور تمام مبلغین و رفقاء کی طرف سے تعزیت کی۔ پورا دن مولانا کے گھر گزارا' مولانا بجا طور پر تعزیت کے بہت زیادہ مستحق ہیں۔ کہ رفیقہ حیات کی جدائی کے بعد کئی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا۔ کارخانہ نظام تو بہرحال چلنا ہے لیکن بسا اوقات بعض جانے والوں کی جدائی سے کئی مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ اللہ رب العزت مرحومہ کے صاحبزادوں' صاحبزادیوں' پوتوں' پوتیوں' نواسے' نواسیوں' سب کے حامی و ناصر ہوں۔ عالمی مجلس کا ہر بزرگ و خورد مرحومہ کے خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ تمام جماعتی رفقاء سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا ضرور اہتمام کریں۔

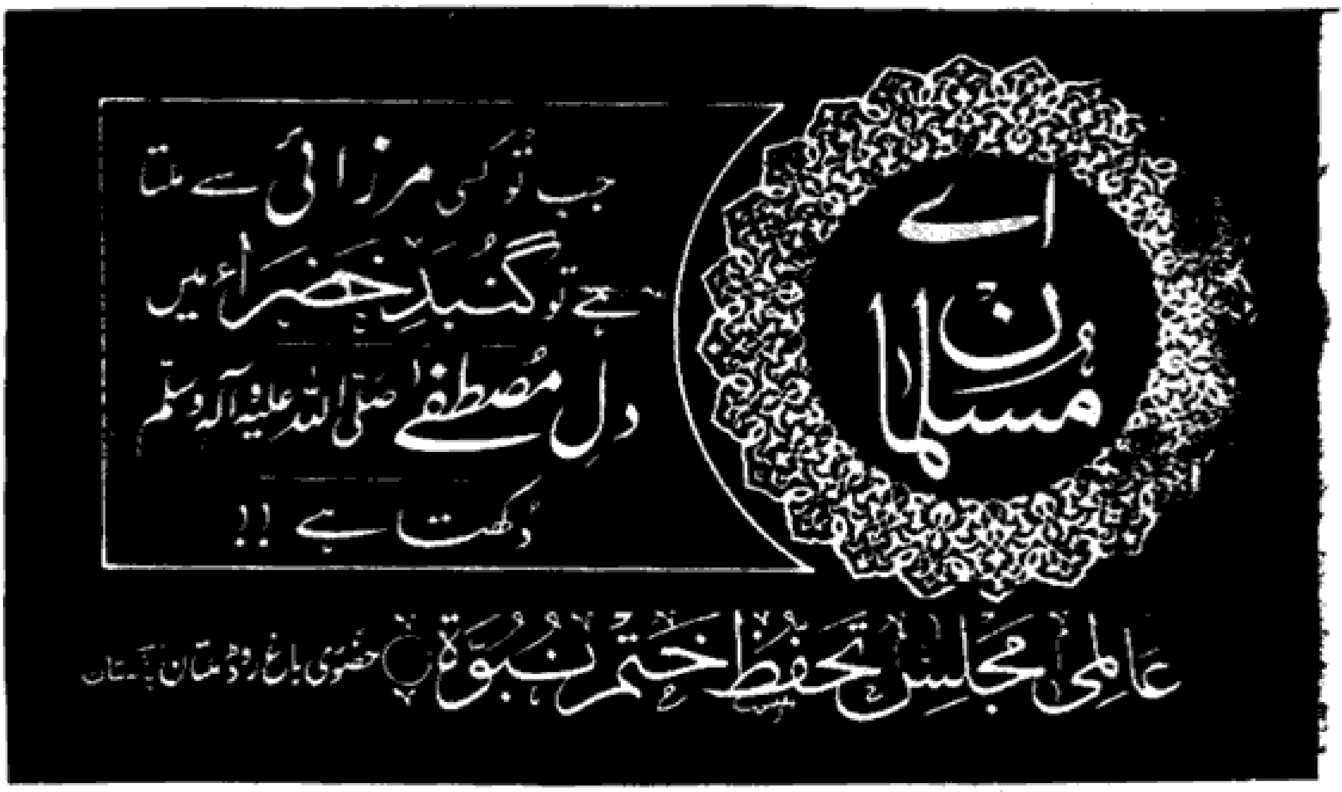

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے

چوہدری فضل حق

" وجدان نے چودہ سو سال کی الٹی زقند لگا کر پہلے زمانہ کے واقعات کو تخیل کی نظر سے دیکھا۔ دنیا بداعمالیوں سے ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی۔ کفر کی کالی گھٹا ہر طرف تلی کھڑی تھی۔ عصیاں کی بجلیاں آسمان پر کوندتی تھیں۔ نیکی' نفس کی طغیانیوں میں گھری ہوئی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ راہ راست سے بھٹکی ہوئی آس اور یاس کی حالت میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کہیں روشنی کی کرن پھوٹے اور اسے سلامتی کی راہ مل جائے۔ وہ کفر کے اندھیرے میں ڈرتے ڈرتے قدم اٹھا رہی تھی۔ دیکھو وہ چند قدم چل کر رک گئی۔ سر راہ دو زانوں ہو کر عالم یاس میں سینے پر ہاتھ باندھے' گردن جھکائے' مصروف دعا ہو گئی اور نہایت عجز اور الحاح سے بولی' اے نور ظلمت کے پرور دگار ! میں غریب اس پرہول اندھیرے میں کب تک بھٹکتی پھروں۔ اے آقا ! اپنے کرم سے اس نور کا ظہور کر' جو ظلمت کدہ دہر کو منور کر دے۔ وہ نور پیدا کر جو بے بصر کو طاقت دید بخشے۔ اس نے آمین آمین کہہ کر سر جھکایا۔ یک بیک اس کے دل میں خوشی کی لہر اٹھی اور اس کے رخسار نوشگفتہ گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح شاداب نظر آنے لگے۔ کیونکہ اسے قبولیت دعا کا القاء ہو رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ ستاروں سے زیادہ روشن آنکھیں اٹھائیں' کفر کی گھٹائیں چھٹ رہی تھیں۔ افق مشرق پر محبت کی کہانی سے زیادہ دلکش پو پھٹ رہی تھی۔ آفتاب ہدایت کے طلوع کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

20 اپریل 571ھ' بمطابق 9 ربیع الاول دو شنبہ کی مبارک صبح کو قدسی آسمان پر جگہ جگہ سرگوشیوں میں مصروف تھے کہ آج دعائے خلیل اور نوید مسیحا مجسم بن کر دنیا میں ظاہر ہو گی۔ حوریں جنت میں تزئین حسن کیے بیٹھی تھیں کہ آج صبح کائنات کا آغاز نمودار ہو گا' جس کے عالم وجود میں آتے ہی شرک اور کفر کی ظلمت کافور ہو جائے گی۔ لوگ اپنے پرور دگار کو جاننے لگیں گے' نسل اور خون کے امتیاز کی لعنت مٹ جائے گی۔ غلام اور آقا ایک ہو جائیں گے' شبنم نے عالم ملکوت کی ان باتوں کو سنا اور یہ پیام مسرت کرہ ارض کے کانوں تک پہنچا دیا۔ وہ خوشی سے کھل گئے' کلیاں مسکرانے لگیں۔ دن کے دس بجے بی بی آمنہ کے بطن سے وہ لعل جہاں تاب پیدا ہوا' جس کے لئے قعر ذلت میں گری ہوئی انسانیت کو اٹھانا' غریب اور غلام کو بڑھانا عورت کو مرد کے برابر کر دکھانا' ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

وہ نومولود زچہ خانہ میں مسکرایا‘ اس کائنات ارضی کا ذکر کیا‘ فضائے ملکوت میں بھی مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ دنیا کو سچی خوشی کا سبق اس سے ملنے والا تھا۔ کفر سجدہ میں گر گیا‘ ادیان باطلہ کی نبضیں چھوٹ گئیں۔ عبداللہ کا بیٹا آمنہ کا جایا‘ دنیا میں کیا آیا‘ دنیا پر مستقل ترقی کے دروازے کھل گئے۔ کائنات کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو کر مصروف عمل ہو گئیں۔ انسانیت کی تعمیر اخوت و مساوات کی خوشگوار بنیادوں پر شروع ہوئی۔ متلاشیان حق کو ایسا عرفان الٰہی عطا ہوا کہ ماسوائے اللہ کا خوف خود بخود دل سے جاتا رہا۔

عبدالمطلب کو جب معلوم ہوا کہ عمل و اخلاق کی حد کمال نے انسانی پیکر اختیار کر لیا ہے تو دل نے دعاؤں کی پرورش کی۔ اس خیال سے کہ یہ مولود انسان کا ممدوح ہے‘ اس کا نام محمد ﷺ رکھا۔ انسانیت کے اس کمال کا عالم وجود میں انا انسانوں کے لئے کس قدر باعث برکت ہوا‘ اس کا حال دنیا میں پھیلی ہوئی روشنی علم اور ترقی تہذیب سے پوچھو۔ مسلمان اس دن کو یاد کر کے جتنا مسرور ہو کم ہے۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی تعلیم نے دنیا کو مسرتوں سے بھر دیا لیکن مسلمانوں نے اس خوشگوار یاد کو دل میں تازہ رکھنے کے لئے کیا کیا؟ مولود پڑھا‘ نعتیں سن کر رات آنکھوں میں کاٹی لیکن جب عین نماز فجر کا وقت ہوا تو سو گئے۔ ہمارے ملک میں میلاد کی محفلوں پر اربوں روپے صرف ہوئے‘ مگر مسلمانوں کے پاس اپنی اور انسانیت کی تعمیر کے لئے پائی تک نہیں۔ کاش ! مسلمان اس دن اپنے چندوں سے تربیت اطفال کے لئے مرکز قائم کریں تاکہ اولوالعزم بچے پیدا ہوں‘ جو تعلیم اسلام کو عام کریں اور دنیا سے اپنا لوہا منوائیں۔ دنیا کے سب سے بڑے خادم کی یاد تعمیری کام سے منانی چاہیے‘ صرف نعتیں پڑھ دینے سے حضرت محمد ﷺ کے مشن کو تقویت نہیں پہنچ سکتی۔ باتوں سے نہیں‘ عمل سے اسلام کا بول بالا کرو۔ مخلوق کی خدمت کے لئے مواقع تلاش کرو ”

☆ ☆ ☆

ولادت باسعادت

” خدایا ! وہ صبح کیسی سعادت افروز تھی‘ جس نے کائنات ارضی کو رشد و ہدایت کے طلوع کا مژدہ جاں فزا سنایا۔ وہ ساعت کیسی مبارک و محمود تھی جو معمورہ عالم کے لئے پیغام بشارت بنی۔ عالم کا ذرہ ذرہ زبان حال سے نغمے گا رہا تھا کہ وقت آ پہنچا کہ اب دنیائے ہست و بود کی شقاوت دور اور سعادت مجسم سے عالم معمور ہو۔ ظلمت شرک و کفر کا پردہ چاک اور آفتاب ہدایت روشن اور تابناک ہو۔ مظاہر پرستی باطل ٹھہرے اور خدائے واحد کی توحید‘ حیات قرار پائے۔۔۔۔۔۔۔ خدا کے قانون ہدایت وضلالت نے پھر ماضی کی تاریخ کو دہرایا اور غیرت حق نے فطرت کے قانون رد عمل کو حرکت دی۔ یعنی آفتاب ہدایت‘ برج سعادت سے

نمودار ہوا اور چہار جانب چھائی ہوئی شرک وجہالت اور رسم ورواج کی تاریکیوں کو فنا کر کے عالم ہست وبود کو علم ویقین کی روشنی سے منور کردیا۔ ” (مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

☆ ☆ ☆

” یوں تو آنے کو سب ہی آئے‘ سب میں آئے‘ سب جگہ آئے (سلام ہو ان پر) بڑی کٹھن گھڑیوں میں آئے‘ لیکن کیا کیجئے کہ ان میں جو بھی آیا‘ جانے ہی کے لئے آیا۔ پر ایک اور صرف ایک‘ جو آیا اور آنے ہی کے لئے آیا‘ وہی جو آگئے کے بعد پھر کبھی نہیں ڈوبا‘ چمکا اور پھر چمکتا ہی چلا جارہا ہے‘ بڑھا اور بڑھتا ہی چلا جارہا ہے‘ چڑھا اور چڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ سب جانتے ہیں اور سبھوں کو جاننا ہی چاہیے کہ جنہیں کتاب دی گئی اور جو نبوت کے ساتھ کھڑے کئے گئے‘ برگزیدوں کے اس پاک گروہ میں اس کا استحقاق صرف اسی کو ہے اور اس کے سوا کس کو ہو سکتا ہے جو پچھلوں میں اس طرح ہے جس طرح پہلوں میں تھا۔ دور والے بھی اس کو ٹھیک اسی طرح پارہے ہیں اور ہمیشہ پاتے رہیں گے جس طرح نزدیک والوں نے پایا تھا‘ جو آج بھی اسی طرح پہچانا جاتا ہے‘ اور ہمیشہ پہچانا جائے گا جس طرح کل پہچانا گیا تھا‘ کہ اسی کے اور صرف اسی کے دن کے لئے رات نہیں‘ ایک اسی کا چراغ ہے جس کی روشنی بے داغ ہے۔ ” (سید مناظر احسن گیلانی)

☆ ☆ ☆

بقیہ از صفحہ ۴۵

قادیانی نمبردار۔۔۔۔۔۔۔ میں ان پر غور کروں گا۔ (پندرہ دن کا وعدہ کیا تاحال جواب نہیں دیا۔)

ضروری نوٹ

فقیر نے محض اپنی یاداشت پر اس کو مرتب کیا ہے‘ بہت حد تک امکان ہے کہ مجلس میں بعض بیان شدہ باتیں درج نہ ہو سکی ہوں۔ یا بعض بیان نہ ہونے والی درج ہو گئی ہوں۔ تاہم تمام تر حوالہ جات بڑی ذمہ داری سے پیش کئے ہیں۔ شاید کسی کو ہدایت ہو جائے۔

فقیر‘ اللہ وسایا (ربوہ) ۱۰ محرم ۱۴۱۹ھ

بشپ کی خودکشی یا قتل

عاشورہ محرم سے ایک دن پہلے جب پوری قوم غم حسین ؓ میں آنسوؤں کے نذرانے بہاتے ہوئے شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کررہی تھی تو اسی روز احاطہ کچہری ساہیوال میں انصاف کی عدالت کے سامنے مسیحی قوم کے مسیحا کی خودکشی کا افسوس ناک واقعہ رونما ہوا یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اس سال محرم میں مثالی امن وامان رہا۔ اور پورے ملک میں کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ عین اس موقع پر مسیحی اقلیت سے تعلق رکھنے والی مذہبی شخصیت کی احتجاجی موت کا واقعہ غیر معمولی اہمیت اختیار کرگیا۔ ملک کے مختلف شہروں میں مسیحیوں کی طرف سے 295 سی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ بشپ ڈاکٹر جان جوزف کی تدفین ان کے آبائی گاؤں خوش پور میں ہونا تھی۔ لیکن ان کی میت کو بطور خاص فیصل آباد لایا گیا۔ اس موقع پر مشتعل مسیحی مظاہرین نے توڑ پھوڑ کے علاوہ کلمہ طیبہ اور درود پاک کے آویزاں بورڈوں کی بے حرمتی کی۔ اور ان پر جوتے مارے۔ مسلمان نوجوانوں نے ایک ملزم رانجھا مسیح کو موقع پر پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا۔ بشپ کی خودکشی کے واقعہ پر مسیحی بھائیوں کا احتجاج قطعی بلاجواز تھا۔

جہاں تک آنجہانی ڈاکٹر جان جوزف کی خودکشی کے واقعہ کے حقائق اور شواہد کا تعلق ہے۔ اب ان کی موت پراسرار نہیں رہی۔ بلکہ ان کی موت کے بارہ میں حتمی رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر جان جوزف کے دو ساتھی یعقوب فاروق (فادر) جو اب بشپ ڈاکٹر جان جوزف کی جگہ لیں گے اور ان کا ڈرائیور موقع کے گواہ ہیں۔ انہوں نے خودکشی سے متعلق فوری طور پر رائے کیوں قائم کرلی؟ اندھیرے کی بناء پر دہشت گردی کے امکان پر ذرا برابر غور نہیں کیا گیا۔ حالانکہ موجودہ حالات میں معمولی واقعہ پر بھی دہشت گردی کے امکان کو رد نہیں کیا جاتا۔

(۱) کیا موقع کے دونوں گواہوں کے روبرو آنجہانی بشپ جان جوزف نے اپنی زندگی کا چراغ گل کرنے کا عندیہ دیا تھا؟ اگر ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تو انہوں نے اس واقعہ کو خودکشی کیسے قرار دے دیا؟

(۲) دونوں نے بشپ ڈاکٹر جان جوزف کو نہ تو ریوالور نکالتے دیکھا نہ گولی چلاتے دیکھا۔ پھر انہوں نے کیونکر وقوعہ کو خودکشی قیاس کرلیا۔۔۔۔۔؟

(۳) وقوعہ کے بعد زخمی کو فوراً" ہسپتال پہنچایا جاتا ہے۔ سواری ہونے کے باوجود بشپ کو ہسپتال کیوں

نہیں پہنچایا گیا؟ دونوں ساتھیوں نے اس کی تکلیف ہی گوارہ نہیں کی۔ بلکہ ان کی نعش ساری رات سیشن کورٹ کی عمارت کی سامنے پڑی رہی۔

(۴) فادر یعقوب فاروق اور ڈرائیور نے ڈاکٹر جان جوزف کو دیکھتے ہی کیسے تعین کرلیا کہ بشپ فی الواقعہ ختم ہوچکے ہیں؟ انہوں نے اس کو نہ تو خود آنجہانی ڈاکٹر جان جوزف کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔ اور نہ ہی کسی اور کو ہاتھ لگانے دیا۔

(۵) وقوعہ کی تصویر میں بشپ بالکل سیدھے لیٹے دکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ ان کا دایاں ہاتھ ان کے سینے پر ہے۔ کیا خودکشی کرنے والے کے لئے ایسا ممکن ہے۔؟

(۶) تدفین کے موقع پر بشپ ہاؤس فیصل آباد میں ایک خون آلود کپڑا بار بار سوگوار مسیحوں کو دیکھا کر بتایا جاتا رہا۔ کہ یہ ہمارے محبوب مذہبی پیشوا بشپ جان جوزف کا خون ہے۔ یہ کپڑا آنجہانی کے سر کے نیچے ہونے کی صورت میں ہی خون آلود ہوسکتا ہے۔ کیا خودکشی کے موقع پر یہ کپڑا آنجہانی بشپ نے سر کے نیچے رکھنے کا اہتمام پیشگی کرلیا تھا۔؟

(۷) پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بارے میں بعض حلقے کچھ خدشات کا اظہار کررہے ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ ڈاکٹر جان جوزف کو لگنے والی گولی ان کے ریوالور کی نہیں بلکہ وہ اور نوعیت کی ہے۔ دوسری روایت یہ بھی ہے کہ بشپ کو فائر دو لگے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ خودکشی کرنے والا اپنے ہاتھ سے دوسرے فائر کا متحمل ہوسکے۔

(۸) ساہیوال پولیس نے آنجہانی بشپ کے اقدام خودکشی پر قانونی تقاضوں کے برعکس ابھی تک دفعہ 309 ت پ کے تحت مقدمہ درج نہیں کیا۔ کیا یہ اس بات کا بین ثبوت نہیں کہ مقامی پولیس اس واقعہ سے متفق نہیں۔

(۹) مسیحی راہنماؤں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے ایوب مسیح کو سیشن جج کی طرف سے دی جانے والی سزائے موت کے خلاف احتجاجا'' سیشن کورٹ کی عمارت کے سامنے خودکشی کی۔ حقیقت حال یہ ہے کہ ایوب مسیح کے مقدمہ کی سماعت سیشن کورٹ کی بجائے جیل میں بطور خاص ہوئی۔ فیصلہ بھی وہیں سنایا گیا۔ اب اصولی طور پر احتجاج کا تقاضہ تو یہ تھا کہ خودکشی جیل کے سامنے کی جاتی۔

(۱۰) 27 اپریل 1998ء کو دفعہ 295 سی کے تحت ایوب مسیح کو دی جانے والی سزائے موت کے بعد ڈاکٹر جان جوزف نے کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کیا۔ وقوعہ سے ایک روز پہلے ڈاکٹر جان جوزف کے ہاتھ کی تحریر جو منظر عام پر آئی ہے۔ اس میں ایوب مسیح کو بچانے کی تحریک میں پختہ عزم وارادے کا اظہار کیا گیا ہے۔ اپنے

آپ کا خاتمہ کر کے اس تحریک کو کیوں کر کامیاب بنایا جا سکتا تھا۔؟

(۱۱) خودکشی کا مقصد 295 سی کے قانون کے خلاف احتجاج تھا۔ تو آنجہانی کو ایسا اقدام بھرے مجمع میں کرنا چاہیے تھا تاکہ ان کی اقلیت کو بھی ان کی قربانی کا احساس ہو جاتا۔ رات کی تاریکی میں جہاں سیشن کورٹ کی عمارت بھی واضح نظر نہیں آتی۔ وہاں اپنے آپ کو مارنے کا اقدام خاصا مضحکہ خیز محسوس ہوتا ہے۔

(۱۲) اسلام اور عیسائیت دونوں میں خودکشی حرام ہے۔ ایک مذہبی پیشوا ہونے کی حیثیت سے اور آنجہانی کی ذاتی زندگی کے حوالہ سے بھی اس اقدام سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۳) ایوب مسیح کیس میں اپیلوں کی گنجائش موجود تھی۔ مقدمہ لڑنے کے لئے فنڈز کی بھی کوئی کمی نہ تھی۔ ڈاکٹر جان جوزف کا ارادہ وعزم بھی پختہ تھا۔ پھر کیا ایک خودکشی جیسے انتہائی اقدام کی ضرورت کیوں پیش آگئی۔؟

(۱۴) بعض حقیقت پسند مسیح راہنماؤں اور بالخصوص چیف بشپ کیتھ پیلی نے الزام لگایا ہے کہ ڈاکٹر جان جوزف کو کہیں اور قتل کیا گیا۔ بعد ازاں اس کی لاش سیشن کورٹ کی عمارت کے سامنے رکھ کر ہوائی فائر کر کے خودکشی کا ڈرامہ رچایا گیا

ابھی تک مقامی پولیس سمیت تفتیش کرنے والے ادارے کسی حتمی نتیجہ پر نہیں پہنچے۔ پاکستان میں عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والے کسی بشپ کے پراسرار قتل کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ڈاکٹر جان جوزف اپنی اقلیت میں مذہبی پیشوا ہونے کی حیثیت سے ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ ملک میں ہونے والے توہین رسالت کے مقدمات کی مکمل پیروی اور اعانت کیا کرتے تھے۔ انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں سے ان کے باقاعدہ رابطے اور ضابطے تھے۔ عیسائیت کی تبلیغ کے فنڈز مسیحی اقلیت کے فلاحی کاموں کی امداد کے علاوہ بعض صوابدیدی فنڈز میں انہیں خود مختاری حاصل تھی۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آنجہانی ڈاکٹر جان جوزف کے ہاں دولت کی ریل پیل تھی۔ موصوف نوٹوں میں کھیلتے تھے اور ڈالروں میں سوتے تھے۔ مقامی پریس اور اخبارات میں ان کی پریس کانفرنس کی خبریں اور ان کی تصاویر تواتر سے شائع ہوتی تھیں۔ اس مقصد کے لئے وہ فیاضی سے خرچ کرتے تھے۔ راقم کے تعلق والے ایک پریس فوٹوگرافر نے بتایا کہ وہ مجھے ہمیشہ بل کے علاوہ بھی نوازتے تھے۔ اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ہاں بیرونی امداد کی کس قدر فراوانی تھی۔ واقفان حال کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ وہ ہر سال نئی گاڑی بدلتے تھے۔ اس لئے یہ مطالبہ بے جا نہ ہو گا کہ ان کے زیر سرپرستی چلنے والی تنظیم کاری تاس کے بینک اکاؤنٹ اور دیگر اثاثوں کی تفصیلی چھان بین کی جائے۔ اور اس بات کی تحقیقات کی جائے۔ کہ ان اثاثوں پر مسیحی قیادت میں باہمی تنازعات کس نوعیت کے حامل تھے۔

حکومت دینی مدارس کے حوالہ سے آئے روز ان کی بیرونی امداد کے بارے میں پڑتال کا اعلان کرتی ہے اور انہیں حسابات پیش کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ لیکن اقلیتوں اور بالخصوص مسیحی مشنری اداروں کی بیرون ملک امداد کے سلسلہ میں حکومت کیوں خاموش ہے؟ ایوب مسیح کی سزائے موت کے بعد 15 لاکھ ڈالر کی گرانٹ کے باہمی تنازعہ کے پہلو کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

ایک بات بہت حیران کن ہے کہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں میں صرف مسیحی اقلیت کی جانب سے اہانت رسول اللہ ﷺ کے جرم کا بار بار کیوں ارتکاب کیا جاتا ہے؟ یہاں تک کہ قادیانی اقلیت کو بھی کبھی ایسا کرنے کی جرات نہیں ہوئی۔ توہین رسالت کے مقدمہ میں وکیلوں کی چاندی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں دس دس لاکھ روپیہ فیس دی جاتی ہے۔ مخصوص مسیحی اقلیت کی طرف سے توہین رسالت' کے بار بار جرم کے ارتکاب سے اس بات کا بھانڈہ پھوٹ جاتا ہے۔ کہ یہ سارا بیرونی امداد کے لالچ کے حصول کا گھناؤنا چکر ہے

بشپ ڈاکٹر جوزف کے واقعہ قتل کے ضمن میں دو باتوں کا احتمال ممکن ہے۔ مسیحی اقلیت کے تحفظ اور مخصوص مفادات کے ضمن میں پورے ملک میں چرچ کی سطح پر آنجہانی سے زیادہ خود مختار اور قابل اعتماد اور کوئی بشپ نہ تھا۔

اولا" بشپ ڈاکٹر جان جوزف بیرونی امداد' اختیارات کے باعث اپنی اقلیت کے راہنماؤں کے حسد کا شکار ہوئے۔ ثانیا" بیرونی امداد دینے والے ادارے یا ملک ان سے جو توقعات وابستہ کئے بیٹھے تھے۔ آنجہانی نتائج کے اعتبار سے ان پر پورا نہیں اترے۔ لہٰذا انہیں ایک منظم سازش کے تحت راستہ سے ہٹا دیا گیا۔ تفتیش کی رفتار سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آنجہانی ڈاکٹر جان جوزف کے قتل کے حقائق کو کیپ کیا جارہا ہے۔

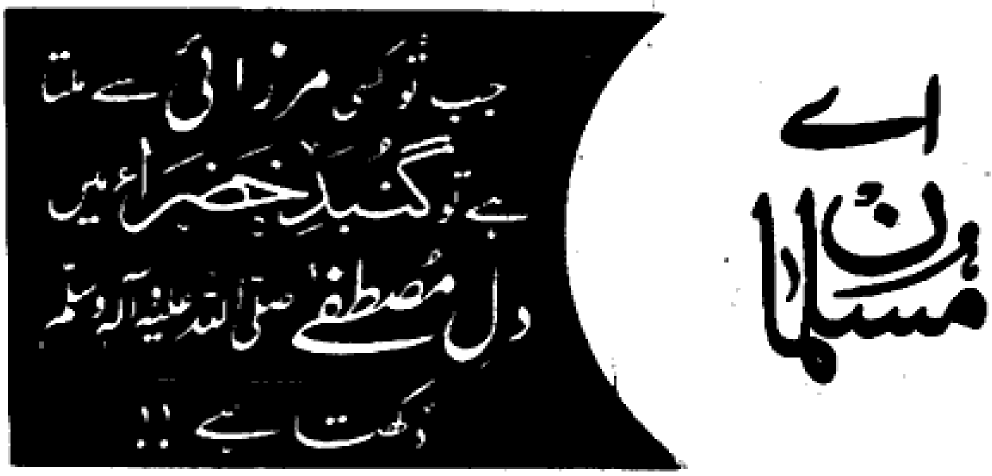

بشپ ڈاکٹر جان جوزف کے قتل کی کہانی

چیف بشپ کیتھ پسلی کی زبانی

رپورٹ محسن اقبال

بشپ جان جوزف نے خودکشی نہیں کی بلکہ انہیں قتل کیا گیا ہے۔ انہیں کسی دوسری جگہ قتل کرنے کے بعد رات کے اندھیرے میں سیشن کورٹ کے سامنے پھینک کر ہوائی فائرنگ کر کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا اور اسی سارے ڈرامے کو خودکشی کا نام دے دیا گیا۔ بائبل کے مطابق خودکشی کرنا خدا کی توہین ہے اور بشپ جوزف جیسا نیک اور پرہیزگار شخص ایسی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ ان خیالات کا اظہار چیف بشپ کیتھ پسلی نے ”آزاد“ کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ بشپ کیتھ نے کہا کہ ہمیں بشپ جوزف کی موت کا دلی صدمہ ہے وہ ہر شخص سے بلاامتیاز مذہب، شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کو ایک نظر سے دیکھا۔

پاکستان کے مسیحی اس خلا کو پر نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں خودکشی کو خدا کی توہین تصور کیا جاتا ہے اور یہ کسی حالت میں جائز نہیں۔ یہ کہنا بالکل بے بنیاد ہے کہ بشپ جان جوزف نے تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کے خلاف احتجاجاً ”خودکشی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فادر یعقوب فاروق اور ڈرائیور کے مطابق ساہیوال میں مسیحیوں کے جلسے میں 600 کے قریب لوگ موجود تھے اور بشپ جوزف نے فیصل آباد جاتے ہوئے یہ کہا تھا کہ ایوب مسیح کو بچانے اور 295 سی کے خاتمے کے لئے میں انتہائی قدم اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کہ اس اجتماع میں 600 افراد موجود تھے۔ وہاں پر صرف بیس پچیس مسیحی افراد موجود تھے۔ اور اگر انہوں نے ایوب مسیح کی رہائی کے لئے خودکشی ہی کرنا تھی تو اس کا اعلان اس اجتماع میں کیوں نہ کیا۔ بشپ جوزف کی خودکشی کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے 600 افراد کا پراپیگنڈہ کیا گیا اور اخبارات سمیت غیر ملکی نشریاتی اداروں میں غلط خبریں لگوائی گئیں۔ بشپ کیتھ نے کہا کہ فادر یعقوب کے مطابق بشپ جان جوزف نے کہا کہ مجھے سیشن کورٹ لے چلو۔ وہاں پر کوئی لائٹ موجود نہیں تھی۔ اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ٹارچ تھی۔ بشپ یعقوب کے بیان کے مطابق بشپ جوزف نے مجھے اور ڈرائیور کو گاڑی کے پاس کھڑے ہونے کو کہا اور خود آگے چلے گئے۔ گولی کی آواز سن کر لوگ وہاں پر اکٹھے ہو گئے اور دیکھا کہ بشپ زمین پر گرے ہوئے ہیں۔ جب لوگ انہیں دیکھنے کے لئے آگے بڑھے تو فادر یعقوب اور ڈرائیور نے انہیں منع

کیا کہ انہیں ہاتھ مت لگانا کیونکہ یہ مرچکے ہیں۔ فادر یعقوب اپنے بیان میں کہہ چکے تھے کہ ہم دونوں نے بشپ جوزف کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب انہوں نے بشپ جوزف کو ہاتھ تک نہیں لگایا تو انہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ وہ مرچکے ہیں۔ بشپ کیتھ نے کہا کہ بشپ جوزف کے قریبی رشتہ داروں کے آنے پر ان کی لاش کو ہسپتال لایا گیا۔ اس وقت تک انہیں ہسپتال لانے میں کافی گھنٹے صرف ہوچکے تھے۔ بشپ جوزف کو وہاں سے اٹھانے پر لڑائی جھگڑے کی نوبت تک پہنچ گئی تھی لیکن فادر یعقوب اور ان کے ڈرائیور نے لوگوں سے کہا کہ بشپ نے کہا میری لاش کو اس وقت تک یہاں سے مت اٹھانا جب تک حکومت 295 سی کا قانون ختم نہ کردے۔ بشپ کیتھ نے بتایا کہ میں نے بشپ جوزف کی موت کے سلسلے میں لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کردی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس واقعہ کی تفتیش اور انکوائری ڈی آئی جی کرائم سے کرائی جائے۔ لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جس میں ہوم سیکرٹری بھی شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مقامی اخبارات سمیت بی بی سی' وائس آف امریکہ' وائس آف جرمنی' جیسے ادارے اس واقعہ کو مت اچھالیں اور ان لوگوں کے بیانات شائع نہ کریں۔ جو پاکستان میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑوانا چاہتے ہیں۔ بشپ کیتھ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فادر یعقوب فاروق اور ڈرائیور کو اس وقت تک ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں دینا چاہیے جب تک اس واقعہ کی انکوائری اور تفتیش مکمل نہ ہوجائے۔ بشپ کیتھ نے واضح طور پر کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ بشپ جوزف کا قتل کیا گیا ہے۔ بشپ جوزف سارا دن ساہیوال میں رہے۔ اور وہ دن کے وقت سیشن کورٹ جاسکتے تھے۔ لیکن رات کے اندھیرے میں جہاں اس وقت نہ کوئی لائٹ تھی اور نہ ان کے پاس کوئی ٹارچ تھی۔ تو ان کو وہاں جانے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ بشپ کیتھ نے انکشاف کیا کہ ساہیوال کے سیشن کورٹ اور وہ جگہ جہاں پر مسیحیوں کا اجتماع تھا گاڑی کے ذریعے وہاں سے سیشن کورٹ تک پہنچنے میں صرف دس منٹ لگتے ہیں۔ وہ اسی دوران دو گھنٹہ تک کہاں غائب رہے۔ بشپ جوزف کو پہلے کسی دوسری جگہ پر قتل کرکے رات کے اندھیرے میں سیشن کورٹ لایا گیا۔ اور پھر ہوائی فائرنگ کرکے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اور اس قتل کو خودکشی کا رنگ دے دیا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بشپ جوزف کے بعد فادر یعقوب فاروق بشپ کے اس عہدے کے حق دار تھے۔ بشپ کیتھ نے بتایا کہ جب کسی شخص کے سر پر لاٹھی ماری جائے تو اس کا سارا جسم خون سے لت پت ہوجاتا ہے۔ جب کہ بشپ جوزف کے سر پر گولی ماری گئی اور موقع پر اتنا خون بھی موجود نہیں تھا۔ حالانکہ انسانی دماغ ایسی چیز ہے جہاں پر خون کا سب سے زیادہ دباؤ اور پریشر ہوتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گولی دوسری جگہ پر ماری گئی اور وہاں پر خون بہا تھا۔ انہوں نے کہا جب بشپ جوزف کو ہسپتال لایا گیا تو ان کا سارا جسم اکڑا ہوا تھا۔ جب کہ اس موسم میں انسانی جسم

ایک ڈیڑھ گھنٹہ میں اکڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ انہیں مرے ہوئے تین چار گھنٹے ہوچکے تھے۔ بشپ کیتھ نے بتایا کہ پستول کی گولی دماغ میں جاتے ہوئے چھوٹا سوراخ کرتی ہے۔ جب کہ ان کے دماغ پر جو سوراخ موجود ہے وہ کارتوس کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بشپ جوزف کا پوسٹ مارٹم ٹھیک نہیں ہوا۔ پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے نعش کی کھوپڑی کو کاٹنا' اس کے مغز کا معائنہ کرنا' خون اور کلیجی کا ٹسٹ کرنا شامل ہے۔ جب کہ یہ تمام قوائد وضوابط پورے نہیں کئے گئے۔ اگر ان کی کھوپڑی کو کاٹا گیا ہوتا تو ان کے دماغ میں کارتوس کے " چھرے " بھی موجود ہوتے۔ اگر یہ تمام اصول وضوابط پورے نہیں کئے گئے تو ان کا پوسٹ مارٹم ان کی خودکشی کی طرح جعلی اور جھوٹا ہے۔ فادر کیتھ نے امریکہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو کوئی حق حاصل نہیں۔ کہ وہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ پاکستانی حکومت یا عوام نے تو کبھی بھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ صدر بل کلنٹن عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے پھرتے ہیں۔ لہٰذا انہیں صدارت کی کرسی سے مستعفی ہوجانا چاہیے۔ فادر کیتھ نے دکھ کا اظہار کیا کہ عاصمہ جہانگیر جیسے انسانی حقوق کے علمبردار پاکستان میں مسلمانوں اور مسیحیوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ مسیحی افراد سمیت دیگر بشپ حضرات کو بھی غلط گائیڈ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عاصمہ جہانگیر پاکستان میں عیسائیوں کے مقدمات تو مفت لڑتی ہیں اور کوئی فیس نہیں لیتی۔ لیکن انہیں باہر سے " لمبے پیسے " مل جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرانس جوزف جیسے لوگ عاصمہ جہانگیر اور دوسری ہیومن رائٹس آرگنائزیشن کے پروردہ ہیں۔ فرانس جوزف جو نہایت غریب آدمی تھا۔ یہ (YMCA) لاہور میں ایک چپڑاسی کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ الیگزینڈر جان ملک نے اسے گاڑی اور پیسوں کے ناجائز استعمال کے سلسلے میں وہاں سے نکال دیا تھا۔ اور آج وہ عاصمہ جہانگیر کی بدولت تیرہ (۱۳) لاکھ کی گاڑیوں میں پھر رہا ہے۔ اس نے اپنے بچوں کی شادی پر رائے ونڈ میں لاکھوں روپے خرچ کئے۔ ایسے بہت سے لوگ عاصمہ جہانگیر اور دوسرے لوگوں کے آلہ کار ہیں اور پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ بشپ کیتھ نے کہا کہ اس بات کا بھی واضح امکان ہے کہ انہیں خواب آور گولیاں کھلادی ہوں یا اس دن روزہ کھولتے وقت " سوپ " میں کچھ ملادیا ہو۔ سوپ پینے کے فوراً بعد وہ فیصل آباد جانے کے لئے روانہ ہوگئے تھے۔ اور راستے میں ان کا کام تمام کردیا گیا۔ فادر کیتھ نے کہا کہ حکومت چاہے نواز شریف کی ہو یا بے نظیر بھٹو کی' کوئی بھی صدر یا وزیر اعظم یہ جرات نہیں کرسکتا کہ اس قانون میں ترمیم کردے یا ختم کردے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے ووٹ سے وزیر اعظم بننا ہوتا ہے۔ انہیں وزیر اعظم بننے کے لئے مسیحیوں یا امریکی ووٹوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کوئی بھی مسلمان یہ برداشت نہیں کرے گا کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اگرچہ اس قانون کو ختم نہ کرے لیکن اس میں یہ ترمیم کردی جائے کہ جو کوئی دوسرے

شخص پر گستاخ رسول کا الزام لگاتا ہے تو اس کے خلاف درخواست اور پرچہ کٹواتے وقت گواہوں کے ساتھ حلفی بیان دے۔ کہ اگر ہم نے یہ الزام ثابت نہ کیا تو اس کو دی جانے والی سزا ہمیں دی جائے۔ الزام لگانے اور گواہوں کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کو فروخت کرکے اس شخص کے حوالے پیسے کیے جائیں جس پر الزام لگایا تھا۔ اس سے آئندہ کوئی شخص دوسرے پر غلط الزام لگانے کی جرات نہیں کرے گا۔ بشپ کیتھ نے کہا کہ وہ لوگ جو اس قانون کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ان لوگوں نے خود اسی قانون کے تحت اپنے عیسائی بھائیوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچادیا ہے۔ تسلیم ڈینیل جسے برائے نام آرچ بشپ کہا جاتا ہے اسی نے لاہور چھاؤنی کے چرچ آف پاکستان پر کچھ افراد کے ذریعے قبضہ کرلیا۔ انسانی حقوق کا شور مچانے والوں نے اس پر دہشت گردی کی عدالت کے ذریعے بائبل کی بے حرمتی' فادر کو تھپڑ مارنے اور انبیاء کرام کو برا بھلا کہنے پر اسے گرفتار کروادیا' اور اس کی ضمانت بھی نہیں ہونے دی۔ بشپ آرمانڈو نے جمی ڈینی نامی شخص کو اس قانون کے تحت حوالات بھجوادیا۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ خود تو اس قانون کے ذریعے مسیحیوں کو اندر کروا رہے ہیں' اور خود ہی اس قانون کے خلاف شور مچارہے ہیں۔

بلا تبصرہ 11 مئی 1998ء روزنامہ آزاد لاہور

ادارہ کا

قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر۴۵ : علامت نمبر۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا وہ غسل کرکے آیا ہے کہ گویا موتی ٹپک رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے حقیقت الوحی صفحہ ۳۰۸ روحانی خزائن صفحہ ۳۲۱ جلد ۲۲ پر توضیح کی ہے کہ وہ تضرع زاری ایسی کرے گا کہ گویا اس سے بار بار غسل کرے گا' اور پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔

جواب نمبر۱ : تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرتے ہیں' تو ان کے متعلق کیوں نہیں کہا گیا کہ ان کے سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح پانی ٹپکتا تھا' اس سے ثابت ہوا کہ یہ تضرع کا عمل نہیں بلکہ حقیقی پانی کا ٹپکنا مراد ہے۔

جواب نمبر۲ : توبہ زاری سے پانی آنکھوں سے ٹپکتا ہے نہ کہ سر سے

جواب نمبر۳ : مرزا قادیانی کا یہ عذر سفید کذب افتراء اور تحریف فی الحدیث ہے' حدیث شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات اس طرح گرتے ہوں گے کہ ابھی غسل کرکے تشریف لائے ہیں۔ اس کی محدثین نے دو توجیہات کی ہیں۔ اور دونوں صحیح ہیں۔

(نمبر۱) جس وقت تشریف لے گئے تھے اس وقت غسل کرکے فارغ ہوئے تھے کہ آسمانوں پر اٹھالئے گئے تو جب آسمانوں پر گئے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا' آج کل کی سائنس نے یہ مسئلہ بھی حل کردیا کہ واٹر کولر میں پانی جوں کا توں رہتا ہے خراب نہیں ہوتا۔ فریج میں کسی چیز کو ہفتہ بھر جوں کا توں رکھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی چیز کو کولڈ اسٹور میں رکھ دیں تو جوں کی توں سال بھر رہے گی خراب نہیں ہوگی۔ اگر انسان اپنی عقل وہمت سے کسی چیز کو سنبھالنا چاہے جوں کا توں ایک دن ایک ہفتہ ایک سال تک سنبھال سکتا ہے۔ مگر رب کریم کی قدرت کو دیکھو کہ عیسیٰ علیہ السلام جس حالت میں گئے تھے جوں کے توں اسی حالت میں تشریف لائیں گے' انسان کی ہمت کی جہاں انتہا ہوتی ہے رب العزت کی قدرت کی وہاں سے ابتداء ہوتی ہے۔ جب تشریف لے گئے تھے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا

(نمبر۲) توجیہ یہ لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بال مبارک ایسے نرم ونازک گھنگریالے اور تاب دار ہوں گے کہ ان پر نظر نہ ٹھہر سکے گی۔ ایسے محسوس ہوتا ہوگا کہ سر کے بالوں سے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ یہ دونوں توجیہات صحیح ہیں کوئی تضاد نہیں ہے

سوال نمبر۴۶ : علامت نمبر۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام' دجال کے مقابلہ میں خانہ کعبہ کا طواف کریں گے (استغفر اللہ) یعنی یہ کہ دجالی طاقتیں چور کی طرح بیت اللہ کا طواف کریں گی' ان کے مقابلہ میں عیسیٰ علیہ السلام طواف کریں گے یعنی ان کو مٹادیں گے۔ (حقیقت الوحی صفحہ ۳۱۰' روحانی خزائن صفحہ ۳۲۳ جلد ۲۲)

جواب : حدیث شریف پر افتراء ہے یہ مرزا قادیانی کے ذہن کی پیداوار ہے' آج تک کسی محدث نے یہ نہیں لکھا' مرزا قادیانی کی یہ تاویل باطل ہے احادیث اور خود رحمت عالم ﷺ کی منشاء کے خلاف ہے حدیث میں ہے کہ دجال ہر جگہ جائے گا' مگر مدینہ نہیں جائے گا' جبکہ مرزا کہتا ہے کہ چوروں کی طرح بیت اللہ کا طواف کرے گا' آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل دجال سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد روضہ طیبہ پر آئیں گے' وہ سلام کہیں گے میں سنوں گا میں جواب دوں گا وہ سنیں گے تفصیل کے لئے دیکھئے۔

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

اب ان الفاظ کو سامنے رکھیں تو مرزائیوں کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی' ہاں البتہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل خود قادیانیوں پر فٹ ہے کہ دعویٰ نبوت کرنے والا دجال اور وہ ہے مرزا قادیانی اسے ماننے والی دجالی طاقت ان کے ہوگئے دو گروہ تو دجالی طاقت کی بجائے دو طاقتیں ہوگئے' ان کے حرم کعبہ پر جانے پر پابندی ہے تو یہ چوروں کی طرح چوری جاکر طواف کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقابل پر آکر طواف کریں گے' یعنی ان کو مٹاویں گے اس لئے جب حقیقی مسیح آجائے گا تو جھوٹے مسیح کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا پس مرزا کی تاویل خود مرزائیوں پر فٹ آتی ہے۔

سوال نمبر ۴۷ : علامت نمبر۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام' صلیب کو توڑیں گے' مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۰۷ اور روحانی خزائن صفحہ ۳۲۰ جلد ۲۲' پر یہ کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا' مرزا قادیانی نے اپنی اس کتاب کے صفحہ ۳۱۱ میں اس کی تاویل یہ کی ہے کہ صلیب سے مراد لکڑی سونا چاندی نہیں بلکہ صلیبی عقیدہ کو توڑیں گے۔

جواب : یہودی عیسائی جو مقابلہ کریں گے مارے جائیں گے باقی ماندہ مسلمان ہوجائیں گے' تو جب صلیب والے نہ رہے تو صلیب کب رہے گی' جو صلیب کے پرستار تھے وہ مسلمان ہوکر صلیب شکن بن جائیں گے اس لئے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا' آپ کے حکم سے ہوگا' اس لئے صلیب شکنی کی آپ کی طرف نسبت کردی گئی باقی مرزا کا یہ تاویل کرنا کہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا' یہ باطل ہے اس لئے کہ بقول مرزا کے اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ کہہ کر عیسائیوں کے عقیدہ کو توڑا اس سے عیسائیوں کی صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے دنیا میں ایک بھی مسیحی' عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا منکر نہیں ہے تو اس سے عیسائیوں کا عقیدہ کب ٹوٹا' پس ثابت ہوا کہ صلیب شکنی سے مراد حقیقی صلیب کو توڑنا ہے نہ کہ صلیبی عقیدہ کو۔

سوال نمبر ۴۸ : علامت نمبر۷۔ پر بحث گزر چکی ہے۔ نمبر۷ زیر بحث ہے' نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ اس کی مرزا قادیانی نے انجام آتھم کے صفحہ ۳۳۷ اور روحانی خزائن کے صفحہ ۳۳۷ جلد ۱۱ حاشیہ' پر یہ تاویل لکھی ہے (اس پیشن گوئی کی محمدی بیگم والی) تصدیق کے لئے جناب حضرت محمد ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشن گوئی فرمائی ہے یتزوج ویولد یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا' اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خرابی نہیں بلکہ تزوج سے مراد ایک خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اس جگہ رسول ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔

جواب : مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے شوق میں حدیث شریف میں تحریف کی ہے ورنہ حدیث

شریف میں یتزوج ویولد محض اس لئے فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے قبل شادی نہیں کی تھی' تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ نزول کے بعد شادی کی سنت پر عمل کریں گے اور یہ کہ ان کی اولاد ہوگی (دو صاحبزادے ہوں گے ایک کا نام محمد' دوسرے کا نام موسیٰ) دوسرا یہ کہ مرزائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اتنا لمبا قیام کریں گے تو مرور زمانہ کا ان کی صحت پر ایسا اثر ہوگا کہ وہ پیر فرتوت ہوگئے ہوں گے' حضور ﷺ نے اس حدیث شریف میں یہ جواب دیا کہ وہ اتنے طاقتور ہوں گے کہ وہ شادی کریں گے اور اتنے ہمت والے ہوں گے کہ ان کی اولاد بھی ہوگی مرور زمانہ کا واپسی پر ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا' باقی رہی یہ بات کہ اس سے مراد محمدی بیگم تو اس کا جو حال ہوا وہ سب جانتے ہیں۔

سوال نمبر۴۹ : علامت نمبر۸ عیسیٰ علیہ السلام' دجال کو قتل کریں گے' مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۱۳ اور روحانی خزائن کے صفحہ ۳۲۶ جلد ۲۲ پر اس کی تاویل یہ کی ہے کہ دجال کو قتل کریں گے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ روبزوال ہو جائے گا۔

جواب نمبر۱ : دجال سے مراد حقیقتاً "قتل دجال ہے جیسا کہ مشکوا شریف کے صفحہ نمبر۴۷۹ کی حدیث درج کی جا چکی ہے۔

جواب نمبر۲ : مرزا قادیانی کی یہ تاویل بھی غلط ہے اس لئے کہ یہ خود کو مسیح کہتا ہے اور اپنے ظہور سے دجالی فتنہ کے روبزوال ہونے کا اقرار کرتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا کے زمانہ میں تو درکنار اس کے مرنے کے بعد بھی عیسائیت مزید ترقی کرتی گئی' حوالہ یہ ہے کہ

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳۷ مشن کام کررہے ہیں' یعنی ہیڈ مشن ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ہیڈ مشنوں میں ۱۸۰ سو سے زیادہ پادری کام کررہے ہیں' چار سو تین ہسپتال ہیں جن میں ۵۰۰ ڈاکٹر کام کررہے ہیں ۴۳ پریس ہیں اور تقریباً "۴۰ اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں' ۵۱ کالج' ۲۱۷ ہائی اسکول اور ۴۳ ٹریننگ کالج ہیں ان میں ۶۰۰۰۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں مکتی فوج میں ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۸ ہندوستانی مناد کام کررہے ہیں اس کے ماتحت ۵۰۷ پرائمری اسکول ہیں جن میں ۱۸۶۷۵ طالب علم ہیں ۱۸ بستیاں اور ۱۱ اخبارات ان کے اپنے ہیں۔ اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں ۳۲۹۰' آدمیوں کی پرورش ہورہی ہے اور ان سب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ روزانہ دوسو چوبیس مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہورہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کررہے ہیں؟ تو وہ اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے ہندوستان بھر میں ہمارے دو درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن حالات میں کام کررہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔ (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

نوٹ : مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا تھا یہ مرزائیوں کے اخبار ۱۹۴۱ء کی رپورٹ ہے کہ عیسائیت ترقی کررہی ہے اس کے مرنے کے ۳۳ سال کے بعد کی رپورٹ نے ثابت کردیا کہ دجالی فتنہ روبزوال ہونے والی اس کی تاویل بھی غلط ہے۔

العرف الوردی فی اخبار المہدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ
ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ

قسط نمبر1

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا سیدنا مہدی علیہ الرضوان کے حالات پر مشتمل یہ رسالہ جس میں روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ اصل رسالہ اور اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ علامہ موصوف روایات کو جمع کردیتے ہیں صحیح و سقیم جرح و تعدیل وغیرہ کا کام وہ اہل علم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس رسالہ میں کافی ضعیف روایات بھی آگئی ہیں۔ تاہم تاریخ میں پہلی بار اس کو اردو میں ترجمہ شائع کرنے کی "ماہنامہ لولاک" سعادت حاصل کررہا ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اس کی قدردانی فرمائیں گے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا قاری قیام الدین الحسینی نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ادارہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

هذا جزء جمعت فيه الأحاديث والآثار الواردة في المهدى لخصت فيه الأربعين التى جمعها الحافظ أبو نعيم وزدت عليه ما فاته ورمزت عليه صورة (ك) •

یہ ایک رسالہ ہے۔ میں نے اس میں (امام) مہدی (علیہ الرضوان) کی شان میں وارد ہونے والی احادیث اور آثار جمع کئے ہیں اور ان چالیس روایات کی تلخیص کی ہے جنہیں حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا تھا، اور اس سلسلہ کی جو روایات ان سے رہ گئیں تھیں ان کا اضافہ بھی کیا ہے، اور میں نے ان پر رمز و اشارہ کے لئے (ک) کی شکل بنائی ہے۔

أخرج (ك) ابن جرير فى تفسيره عن السدى فى قوله تعالى : (ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى فى خرابها) قال : هم الروم كانوا ظاهروا بخت نصر على خراب بيت المقدس . وفى قوله تعالى : (أولئك ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين) قال : فليس فى الأرض رومى يدخله اليوم إلا وهو خائف أن تضرب عنقه أو قد أخيف بأداء الجزية فهو يؤديها . وفى قوله : (لهم فى الدنيا خزى) قال : أما خزيهم فى الدنيا فانه اذا قام المهدى وفتحت القسطنطينية قتلهم فذلك الخزى •

ترجمہ :۔ امام ابن جریر ؒ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد : " ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعٰی فی خرابھا ۰ " (اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو اس سے روکے کہ اس کا ان میں نام ذکر کیا جائے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے۔) کی تفسیر میں سدی ؒ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد رومی ہیں۔ جنہوں نے بیت المقدس کو ویران کرنے پر بخت نصر بادشاہ کی مدد کی تھی۔" اولٰئک ماکان لھم ان یدخلوھا الا خائفین ۰ "(یہی لوگ ہیں جن کے لئے روا نہ تھا کہ ان (مساجد) میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے۔) پس آج روئے زمین پر جو بھی رومی ہے وہ بیت المقدس میں لرزاں و ترساں ہی داخل ہوتا ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ اسے جزیہ کی ادائیگی کے ذریعہ ڈرایا جاتا ہے کہ وہ اسے ضرور ادا کرے گا۔" لھم فی الدنیا خزی ۰ " (ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے۔) ان رومیوں کی دنیا میں رسوائی یہ ہے کہ جب امام مہدیؑ منصب حکومت پر فائز ہوں گے اور قسطنطنیہ فتح ہوگا تو آپ انہیں قتل کردیں گے۔

وأخرج (ك) أحمد . وابن أبي شيبة . وابن ماجه . ونعيم بن حماد في الفتن عن علي قال : قال رسول الله ﷺ : « المهدي منا أهل البيت يصلحه الله في ليلة » ۰

حضرت مہدی پر اللہ تعالیٰ کا انعام

ترجمہ :۔ امام احمدؒ، ابن ابی شیبہؒ، ابن ماجہؒ، اور نعیم بن حمادؒ نے کتاب " الفتن "میں حضرت علی ؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک رات میں انہیں متعلقہ منصب کے قابل بنادیں گے

وأخرج (ك) أبو داود . ونعيم بن حماد . والحاكم عن أبي سعيد قال : قال رسول الله ﷺ : « المهدي مني أجلى الجبهة أقنى الأنف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يملك سبع سنين » ، وأخرج أبو نعيم عن أبي سعيد [قال : قال رسول الله ﷺ : « المهدي منا أجلى الجبين أقنى الأنف » وأخرج أبو نعيم عن أبي سعيد(١)] عن النبي ﷺ قال : « المهدي منا أهل البيت رجل من أمتي أشم الأنف يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا » ۰

ترجمہ :۔ امام ابو داودؒ، نعیم بن حمادؒ، اور امام حاکمؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے خاندان کا مہدی بہت روشن جبیں اور بلند ناک والا ہوگا۔ جو زمین کو انصاف وعدل سے ایسے لبریز کردے گا جیسے پہلے وہ ظلم وزیادتی سے لبریز تھی۔ وہ سات سال حکومت کرے گا۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ کہ مہدی ہم اہل بیت

میں سے (معتدل انداز میں) بلند ناک والے ایک شخص ہوں گے۔ جو زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

وأخرج (ك) أبو داود . وابن ماجه . والطبرانی . والحاكم عن أم سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : « المهدی من عترتی من ولد فاطمة » وأخرج ابن ماجه . وأبو نعيم عن أنس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: « نحن سبعة ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة أنا . وحمزة . وعلى . وجعفر . والحسن . والحسين . والمهدی » وأخرج أحمد . والباوردی فی المعرفة . وأبو نعيم عن أبي سعيد قال : قال رسول الله ﷺ : « أبشركم بالمهدی رجل من قريش [من عترتی] يبعث فی أمتی على اختلاف من الناس وزلازل فيملأ الأرض قسطا كما ملئت جورا وظلما ويرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض ويقسم المال صحاحا ـ فقال له رجل : ما صحاحا ؟ قال : بالسوية بين الناس ـ ويملأ قلوب أمة محمد غنى ويسعهم عدله حتى انه يأمر مناديا فينادی من له حاجة إلى فما يأتيه أحد إلا رجل واحد يأتيه فيسأله فيقول إئت السادن حتى يعطيك فيأتيه فيقول أنا رسول المهدی اليك لتعطينی مالا فيقول [إحث فيحثی ولا يستطيع أن يحمله فيلقی حتى يكون قدر ما يستطيع أن يحمله فيخرج به فيندم فيقول (٢)] أنا كنت أجشع أمة محمد نفسا كلهم دعی الى هذا المال فتركه غيری فيرده عليه فيقول إنا لانقبل شيئا أعطيناه فيلبث فی ذلك ستا أو سبعا أو ثمانيا أو تسع سنين ولاخير فی الحياة بعده » .

مہدی کے زمانہ میں مال ودولت کی فراوانی

ترجمہ :۔ امام ابوداود'' ابن ماجہ'' طبرانی'' اور امام حاکم'' نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری عترت اولاد فاطمہؓ سے ہوں گے۔ اور امام ابن ماجہ'' اور امام ابو نعیم'' نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا۔ عبد المطلب کے ہم سات فرزند اہل جنت کے قائد ہوں گے۔ میں (سیدنا و مولانا محمد ﷺ) حمزہؓ، علیؓ، جعفرؓ، حسنؓ، حسینؓ اور مہدی''۔ امام احمد'' اور باوردی کتاب المعرفہ میں اور امام ابو نعیم'' نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

میں تمہیں مہدی کی خوشخبری دے رہا ہوں جو میری اولاد میں سے قوم قریش کے ایک شخص ہوں گے جو میری امت کے لوگوں کے اختلافات اور زلزلوں کے زمانہ میں مبعوث ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی دھرتی کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے جورو ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ (ان کی ایک امتیازی شان یہ ہوگی کہ) ان سے زمین و آسمان میں بسنے والے تمام خوش ہوں گے۔ اور وہ تقسیم دولت صحیح طریقہ پر کریں گے۔

ایک شخص نے دریافت کیا کہ تقسیم دولت صحیح طریقہ پر کرنے کے کیا معنی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کریں گے۔ اور امت محمدیہ کے قلوب (دلوں) کو صفت غنا (دولت مندی) سے بھرپور فرماویں گے۔ اور ان کا عدل لوگوں پر چھا جائے گا' یہاں تک کہ وہ منادی کو حکم دیں گے تو وہ صدا لگائے گا کوئی ہے؟ جسے مجھ سے کام ہو۔ پس ان کے پاس صرف ایک شخص آئے گا اور آپ سے سوال کرے گا آپ فرمائیں گے کہ خازن کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہیں مال دے۔ وہ شخص اس کے پاس آکر عرض کرے گا مجھے آپ کے پاس مہدی نے اس لئے بھیجا ہے۔ تاکہ آپ مجھے مال دیں' وہ جواب میں کہے گا کہ ' لپس بھرتے جاؤ۔ وہ لپس بھرتا رہے گا اتنا مال اکٹھا کرلے گا کہ اسے اٹھانے کی طاقت نہ ہوگی۔ پس اس میں سے نکال کرڈالتا رہے گا یہاں تک کہ اتنا رہ جائے گا جسے وہ اٹھا سکے۔ پس وہ اسے لے کر باہر نکلے گا پھر اسے اپنے اس فعل پر شرمساری ہوگی۔ (دل میں) کہے گا امت محمدیہ میں سب سے زیادہ حریص اور لالچی میں ہی تھا کہ تمام کو یہ مال قبول کرنے کے لئے کہا گیا۔ کسی نے اس کی طرف توجہ نہیں کی (وہ یہ سوچ کر) مال واپس کرنے کے لئے خازن کے پاس جائے گا' وہ کہے گا۔ جو چیز ہم کسی کو دے دیں وہ واپس نہیں لیتے۔ وہ (امام مہدی) مال و دولت کی اس فراوانی میں چھ یا سات یا آٹھ یا نو سال (علی اختلاف الروایات) رہیں گے۔ آپ کی وفات کے بعد زندگی کا کوئی مزہ باقی نہیں رہے گا۔

وأخرج (ك) أبو داود . والطبرانی عن عبد الله بن مسعود عن النبی ﷺ قال « لولم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجل من أهل بيتى يواطىء اسمه اسمی واسم أبيه اسم أبي يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا » ۔

مہدی کا آنا برحق ہے

ترجمہ :۔ امام ابو داودؒ اور امام طبرانیؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں اگر (بالفرض) دنیا باقی رہنے کا ایک دن بھی رہ جائے گا (اور ابھی امام مہدی کا ظہور نہ ہوا ہوگا) تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک ایسی شخصیت کا ظہور ہو جس کا نام میرے نام کے موافق (محمد) اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق (عبداللہ) ہوگا۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے ایسے پر کردیں گے جیسے وہ پہلے ظلم و زیادتی سے پر تھی۔

وأخرج (ك) أحمد . وأبو داود . والترمذی . وقال : حسن صحيح عن ابن مسعود عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : « لاتذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتى يواطیء اسمه اسمی » ۔

ترجمہ :۔ امام احمدؒ، امام ابوداودؒ نے اور امام ترمذیؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ یہ دنیا اس وقت تک زوال پذیر نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص اقتدار و حکومت نہ سنبھالے، جس کا نام میرے نام کے موافق (محمد) ہوگا۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''حسن صحیح'' کہا ہے)

وأخرج (ك) ابن أبي شيبة . والطبراني . والدارقطني في الأفراد . وأبو نعيم . والحاكم عن ابن مسعود قال : قال رسول الله ﷺ : « لا تذهب الدنيا حتى يبعث الله تعالى رجلا من أهل بيتي يواطيء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي فيملأ الأرض عدلا وقسطا كما ملئت ظلما وجوراً » .

روئے زمین پر عادلانہ حکومت کا قیام

ترجمہ :۔ امام ابن ابی شیبہؒ، امام طبرانیؒ، امام دار قطنیؒ نے الافراد میں اور ابو نعیمؒ و حاکمؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کو ظاہر نہ فرمائیں جس کا نام میرے نام کے موافق اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھردیں گے جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔

وأخرج (ك) الطبراني عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : « لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لملك فيها رجل من أهل بيتي » .

ترجمہ :۔ امام طبرانیؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اگر دنیا کی عمر میں سے صرف ایک رات بھی باقی رہ جائے گی پھر بھی اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت کرے گا۔ (مراد یہ ہے کہ سیدنا مہدی کا آخر زمانے میں خلافت و ولایت کے منصب پر فائز ہو کر تمام روئے زمین پر دین اسلام اور عدل وانصاف کی بالا دستی قائم کرنا علم الٰہی کے مطابق ایک طے شدہ حقیقت ہے)

❋❋❋

حیات عیسیٰ علیہ السلام

سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء

پیش فرمودہ: مولانا محمد امین اکاڑوی صاحب

ضبط تحریر: ایچ ساجد اعوان

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ
ولا نبوۃ بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالت بعدہ ۔
امابعد ! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔
وماقتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ ۔
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ صدق اللہ العظیم وبلغنا رسول النبی الکریم ۔

امابعد ! دوستو‘ بزرگو ! میں نے آپ کے سامنے عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں دو چار گزارشات عرض کرنی ہیں۔

پہلے یہ بات سمجھیں کہ جس طرح عدالت کے مقدمہ میں دو فریق ہوتے ہیں ایک مدعی ایک مدعا علیہ۔ اسی طرح بحث و مناظرہ میں بھی دو مناظر ہوتے ہیں ایک کو مدعی کہتے ہیں دوسرے کو سائل کہتے ہیں۔ مدعی مناظر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا دعوی دلیل سے ثابت کرے۔ سائل مناظر کے ترتیب وار تین کام ہوتے ہیں۔ پہلا کام یہ ہوتا ہے‘ جس کو اصول مناظرہ میں منع کہتے ہیں کہ وہ اس کے دلیل ہونے سے انکار کردے کہ میں نہیں مانتا کہ یہ حدیث ہے۔ اب مدعی کے ذمہ یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ واقعتاً ”یہ حدیث ہے‘ جو میں بیان کررہا ہوں۔ اگر اس سے مدعی نکل جائے تو دوسرا جو طریقہ ہوتا ہے سائل کے پاس وہ یہ ہوتا ہے کہ اس پر نقض وارد کرے کہ جو مطلب حدیث یا آیت کا تو بیان کررہا ہے وہ میں نہیں مانتا‘ اس کا مطلب اور ہے اب مدعی کے ذمہ یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ واضح کرے‘ کہ یہ جو مطلب میں بیان کررہا ہوں یہی دلیل کے زیادہ موافق

ہے۔ اگر یہاں سے بھی مدعی کامیاب نکلا ہے تو پھر تیسرا کام سائل مناظر کے پاس یہ ہوتا ہے کہ اس پر معارضہ وارد کرے۔ یعنی اس کی دلیل کے خلاف کوئی دلیل بیان کردے جب تک یہ تعارض کو رفع نہیں کرے گا مدعی اپنا دعویٰ میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد ایک بات ذہن میں یہ رکھیں ایک ہوتا ہے مسئلہ بتانا اور ایک ہوتا ہے مسئلہ بنانا۔ مسئلہ بتانے کا مطلب یہ ہے کہ جب سے قرآن پاک نازل ہوا ہے اس وقت سے قرآن پاک پڑھنے والے عربی ہوں یا عجمی ہوں' وہ قرآن پاک کے نام سے یہی مسئلہ بتاتے چلے آرہے ہیں کہ بھئی رسول اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ یہی بتاتے چلے آرہے ہیں' کہ نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے قرآن وحدیث میں یہی لکھا ہوا ہے اور ایک ہوتا ہے مسئلہ بنانا کہ مسئلہ آج بنالیا اور اس کو قرآن کے ذمہ لگالیا۔ تاکہ قرآن کے ماننے والے بیچارے دھوکے میں آجائیں کہ بھئی شاید یہ بھی قرآن کی آیتیں پڑھ رہا ہے۔ اس بتانے اور بنانے پر ایک عام فہم مثال سمجھیں۔ آپ ابھی نماز باجماعت سے فارغ ہوتے ہیں ایک آدمی اب یہاں یہ اختلاف پیدا کردے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سرے سے ثابت ہی نہیں۔ آپ سوچیں گے کہ اتنے علماء حضرات تشریف لائے ہوئے ہیں آج تک جو لوگ قرآن پڑھتے پڑھاتے آرہے ہیں۔ اس نے شور مچادیا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا قرآن کے خلاف ہے اب نام قرآن کا لے رہا ہے ''ثبوت پیش کرو'' جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہیں قرآن میں لکھا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے قرآن پاک کی آیت تلاوت فرمائی : وارکعوا مع الراکعین ۔

کہ بھئی قرآن میں آتا ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر تم بھی رکوع کرو۔ اس سے علماء نے جماعت کا ثبوت نکالا ہے اس نے شور مچادیا کہ یہاں رکوع کا لفظ ہے نماز کا تو نہیں ناں' نماز کا لفظ دکھاؤ' نماز کا ! مولوی صاحب نے پوچھا کہ رکوع حج میں ہوتا ہے یا روزے میں یا زکوٰۃ میں۔ کہا میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ رکوع حج میں ہوتا ہے یا روزے میں اگرچہ وہ نماز میں ہی ہوتا ہے مگر میں رکوع کے لفظ سے دلیل نہیں مانگتا میں کہتا ہوں نماز کے لفظ کے ساتھ دکھاؤ۔ اب مولوی صاحب نے سوچا کہ اچھا آپ جو منع کہہ رہے ہیں بار بار' اس کی بھی کوئی دلیل ہے۔ اس نے کہا ہاں ''نماز کے لفظ کے ساتھ ہے'' کہا : ان الصلوٰۃ تنہٰی ۔

بے شک نماز تنہا ہی ہونی چاہیے دیکھو ! نماز کا لفظ ہے ناں۔ اس میں کوئی رکوع نہیں سجدہ کا ذکر نہیں نماز کے لفظ سے آیت دکھا رہا ہوں ان الصلوٰۃ تنہٰی ۔ نماز تنہا ہی ہونی چاہیے۔

اب لوگ بیچارے بڑے پریشان مولوی صاحب بھی پریشان کہ یا اللہ قرآن کا یہ نیا ترجمہ کہاں سے آگیا ہے۔ مولوی صاحب نے مشکوٰۃ شریف اٹھائی یا کوئی اور حدیث کی کتاب کہ دیکھئے جن پر قرآن پاک نازل

ہوا انہوں نے جماعت کے بارے میں کیسی تاکیدیں ارشاد فرمائیں، کیسے فضائل اس کے بیان فرمائے ہیں۔ اب اس کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ ساری حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے جتنی حدیثیں بیان کرتے ہیں وہ ساری قرآن کے خلاف ہیں کیونکہ قرآن میں آگیا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھٰی ۔ کہ نماز تنہا ہی ہونی چاہیے۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا واقعتاً" یہی بات ہے کہ ساری حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں؟

کسی نے سوچا کہ بھئی اس نے تو ترجمہ ہی غلط کیا ہے اس کو حدیثیں دکھانے کی کیا ضرورت ہے چلو اس کو کوئی ترجمہ ہی لا کر دکھاؤ۔ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کا، لوگ دو چار ترجمے قرآن کے اٹھا کر لے آئے۔ اب اسے پتہ ہے کہ انہوں نے ترجمہ سنانا شروع کر دیا تو میری غلطی واضح ہو جائے گی وہ بند کراتا ہے کہ بند کرو یہ، میں کلام اللہ پیش کرتا ہوں تم رحمتہ اللہ اٹھا کر لے آئے ہو۔ کہ شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لکھا ہے۔ بالکل یہی حشر مرزا قادیانی نے مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کے ساتھ کیا جس طرح اس نے ان الصلوٰۃ تنھٰی ۔ کا ترجمہ بالکل غلط کر دیا۔ اس نے بھی بعض آیتوں کا ترجمہ غلط کیا، اب اسے خدشہ یہی تھا کہ متواتر احادیث جو حیات مسیح علیہ السلام پر موجود ہیں ان کا جواب کیا ہوگا تو اس کا ایک ہی جواب نکلا کہ وہ قرآن کے خلاف ہیں۔ بات واضح ہو گئی ناں۔

تو اس لئے ایک ہوتا ہے مسئلہ بتانا اور ایک ہوتا ہے مسئلہ ۔۔۔۔۔۔۔ بنانا۔ مسلمان حیات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ بتاتے ہیں مرزا قادیانی نے اپنا یہ مسئلہ بنالیا اور بنا کر قرآن کے ذمہ لگا دیا۔ اب لوگ بیچارے لغتیں لے کر بیٹھ گئے یہ نہیں سوچا کہ جب سے لوگ قرآن پاک پڑھتے چلے آرہے ہیں آخر ان میں سے اہل عرب بھی تھے، اہل عجم بھی تھے ان میں آپس میں اس مسئلے میں کوئی ضد بھی نہیں تھی کسی ایک مفسر نے کسی ایک آیت کے تحت پورے قرآن پاک میں کہیں لکھا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں اور فوت ہو گئے ہیں تو ہمیں بھی مطلع کرو لیکن جب سارے مفسرین آیات کے تحت قرآن پاک سے بدلالت النص اور احادیث صحیحہ متواترہ سے بعبارت النص یہ ثابت کرتے چلے آرہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں تو چونکہ اس میں الفاظ بالکل واضح تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں فوت نہیں ہوئے احادیث میں ان کا توڑ یہ اس طرح کاٹ دیا کہ یہ ساری قرآن کے خلاف ہیں بات ہی ختم ہو گئی۔ رہیں قرآن پاک کی آیات تو اس سلسلے میں براہین احمدیہ کی تصنیف تک تو خود مرزا قادیانی قرآن پاک سے حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کرتا رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں قرآن پاک کی آیات :

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله .

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین اسلام کو غالب کرنے کا جو وعدہ فرمایا ہے ایک ہے دلیل سے اس کا غلبہ تو وہ نبی اقدس ﷺ کے زمانہ میں ہوا پھر سیف وسنان سے غلبہ' اور یہ خلافت راشدہ میں ہوا اس کی تکمیل مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگی جب کہ کوئی کافر بھی دنیا میں نہیں رہ جائے گا سب مسلمان ہو جائیں گے اس آیت سے مرزا غلام احمد قادیانی خود حیات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ ثابت کرتا ہے۔

اب جب انگریز نے یہ سبق پڑھایا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے جہاد میں بدر و احد کی یاد تازہ کردی ہے اور یہ جہاد کا ایک ایسا مسئلہ ہے جسے لارڈ گلیڈسٹونے کہا اپنے لارڈ آف چیمبرز میں کہ جب تک دنیا میں قرآن موجود ہے اور قرآن میں مسئلہ جہاد موجود ہے میں کبھی نیند بھر کر نہیں سو سکتا۔ کیوں؟ یہ جہاد کا ایک مسئلہ ایسا ہے مسلمان سارا دن نوافل پڑھتے رہیں روزہ رکھیں سارا دن تلاوت میں صرف کرتے رہیں تو کافر کے نکسیر بھی نہیں پھوٹتی نہ اس کے سر میں درد ہوتا ہے کافر اگر اسلام کے کسی مسئلے سے خائف ہے تو اس کا نام ہے" مسئلہ جہاد "

لارڈ گلیڈسٹونے کہا کہ جہاد کے لفظ میں کوئی پارے کی سی خاصیت ہے۔ تو جیسے آپ نے کبھی پارہ دیکھا ہو تو پارہ میں سکون نہیں ہوتا ہر وقت وہ متحرک رہتا ہے اس کو آپ ٹھہرا نہیں سکتے۔ یہ جہاد کا جذبہ مسلمان میں ایسا ہے کہ اس کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ اب کس طرح اس جہاد کو ختم کیا جا سکتا ہے؟ مستشرقین نے کچھ احادیث نکال کر سامنے رکھیں کہ مسیح علیہ السلام کے آخری زمانہ میں جب سارے مسلمان ہوں گے کافر کوئی بھی نہ ہوگا تو ظاہر ہے جہاد ختم ہو جائے گا انہوں نے سوچا کہ بہتر یہی ہے کہ کسی کو مسیح بنالیا جائے۔ تاکہ وہ جہاد کے ختم ہونے کا اعلان اس حدیث کی رو سے کرے۔ اصل مقصد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت دینے کا یہی تھا' انگریز نے نبوت دی تھی ناں ! چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت دی گئی کہ آپ یہ اعلان کریں

دنیا کو بتاؤ کہ یہ وقت مسیح ہے
جنگ اور جہاد اب حرام قبیح ہے

یہ درثمین میں مرزے کا شعر ہے اب چونکہ مسیح علیہ السلام خدا کے پیغمبر تھے زندہ تھے اور ہیں۔ اس لئے جب تک ان کو مردہ ثابت نہ کیا جاتا (معاذ اللہ) اس وقت تک مرزے کے لئے کرسی خالی نہیں ہوتی تھی اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ گڑھا گیا چونکہ وہ پیغمبر تھے اس لئے ختم نبوت کے عقیدے میں بھی تاویلیں کی گئیں 'کہ کسی طریقے سے کوئی قسم ایسی نکل آئے نبوت کی' جس کو جاری کیا جا سکے۔

چند سال کی بات ہے میں گھر میں سویا ہوا تھا کوئی رات گیارہ بجے دو تین ساتھی آئے کہ ایک شخص ربوہ سے آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے بحث کرنی ہے مناظرہ کرنا ہے میں نے کہا کہ صبح کرلیں گے کہنے لگا نہیں

جی ! صبح اس نے چلے جانا ہے۔ میں نے کہا' وہ اتنا تیز آیا اتنا تیز جانا چاہتا ہے۔ موضوع تو کوئی طے نہیں کیا' کہنے لگا ہو گیا ہے جی موضوع طے ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کونسا؟ کہ اجرائے نبوت کہ نبی آسکتا ہے۔ میں نے کہا کہ اس موضوع کا فائدہ کیا ہوگا؟ کہ جی ہم تو طے کر آئے ہیں۔ خیر میں اٹھ کر چلا گیا مرزے بشیر احمد کی ایک کتاب ہے "ختم نبوت کی حقیقت" وہ ایک میں نے ہاتھ میں لے لی۔ وہ بیٹھے تھے' ہم بھی پانچ سات آدمی چلے گئے۔ میں نے کہا بھئی مسئلہ پہلے لوگوں کو سمجھاؤ کہ ہمارا اور آپ کا اختلاف کیا ہے۔ کیونکہ جب تک نقطہ اختلاف سامنے نہیں آئے گا دلیل کے بارے میں انسان کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ دلیل دعوے کے موافق ہے یا نہیں۔ مجھے کہنے لگا آپ ہی سمجھا دیں۔ میں نے کہا مرزا قادیانی کی کتابوں سے میں نے جو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ نبیوں کی وہ قسمیں کرتا ہے' تشریعی اور غیر تشریعی۔ (مرزائی مبلغ نے کہا) جی بالکل ٹھیک ہے۔ وہ مرزا کہتا ہے کہ غیر مسلم جو ہیں ہندو' عیسائی' یہودی' وغیرہ ان میں نہ کوئی نبی تشریعی پیدا ہو سکتا ہے اور نہ غیر تشریعی پیدا ہو سکتا ہے (اس نے پھر کہا) جی بالکل ٹھیک ہے۔

مسلمانوں میں نبی تشریعی تو پیدا نہیں ہو سکتا غیر تشریعی پیدا ہو سکتا ہے اور میں (مرزا) غیر تشریعی نبی ہوں یہ تین حصے ہیں اس کے دعوے کے۔ (مرزائی مبلغ کہنے لگا) جی بالکل اسی طرح ہے۔ میں نے کہا ابھی بات واضح نہیں ہوئی یہ جو لوگ دیہاتی بیٹھے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں تشریعی نبی کسے کہتے ہیں اور غیر تشریعی نبی کسے کہتے ہیں۔ جب تک انہیں یہ سمجھ نہ آئے بات سمجھ نہیں آئے گی' کہنے لگا۔ اچھا آپ یہ سمجھا دیں۔ میں نے بشیر احمد ایم اے کی کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" سے ایک روایت نکالی۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے جن میں تین سو تیرہ رسول تھے اس پر بشیر احمد نے لکھا ہے کہ رسول سے مراد صاحب شریعت نبی ہوتے ہیں اور نبی سے وہ لوگ مراد ہیں جو صاحب شریعت نہ ہوں میں نے پوچھا۔ اس کو آپ مانتے ہیں؟ (مرزائی کہنے لگا) جی بالکل مانتا ہوں۔ میں نے کہا نتیجہ کیا نکلا؟ مرزا کے دعویٰ کا' خلاصہ یہ ہے کہ غیر مسلموں میں نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ نبی پیدا ہوگا مسلمانوں میں بھی رسول کوئی نہ پیدا ہوگا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ نبی غیر تشریعی کو کہتے ہیں۔ (مرزائی مبلغ کہنے لگا) بالکل ٹھیک ہے جی' بالکل ٹھیک ہے۔ اب اس بیچارے کو کیا پتہ تھا کہ میں کہاں پھنسا ہوں' میں نے کہا بات سمجھ آگئی ہے کہنے لگا آگئی ہے۔ میں نے کہا پھر سمجھ لو بھئی ساری بات' ان کا عقیدہ یہ ہے کہ غیر مسلموں میں کوئی نہ رسول آسکتا ہے نہ نبی' نہ تشریعی نبی نہ غیر تشریعی نبی۔ میں نے کہا آپ (اپنے دعوے) کے اس پہلے حصے پر کوئی دلیل بیان کریں' کہ کوئی نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ کے بعد نہیں آئے گا۔

کہنے لگا جی اس کو چھوڑیں۔ میں نے کہا کیوں؟ مسئلہ تو پورا سمجھنا چاہیے ناں' ہم اس پیغمبر کی امت

ہیں جو دین کو کامل سمجھا کر گئے ہیں۔ کسی ادھورے نبی کے تو ہم ماننے والے نہیں ہیں۔ مسئلہ تو پورا ہونا چاہیے ادھورا تو نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے کہا پہلے دعوے کا پہلا حصہ دلیل سے ثابت کریں پھر دوسرا اور اس کے بعد تیسرا کہ مرزا نبی ہے کہ نہیں اور کیسا نبی ہے؟ مرزائی مبلغ نے اپنے دعوے کے پہلے حصے پر یہ دلیل بیان کی :

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔

اب اگر یہ آیت میں پڑھتا اور میں اس کا ترجمہ کرتا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ تو اس نے سو حیلے بہانے کرنے تھے۔ میں نے مسئلہ رکھا ہی اس انداز میں کہ آیت بھی یہ پڑھے ترجمہ بھی یہ کرے۔ اب اس نے آیت پڑھی ترجمہ کیا۔ میں نے اس سے کہا آپ کو اپنا دعوی یاد نہیں رہا۔ اس نے کہا کیا۔ میں نے کہا آپ نے کہا تھا کہ رسول نہ آئے گا نبی آئے گا' نبی تو آپ کے نزدیک آسکتا ہے ناں' غیر تشریعی نبی۔ مسلمانوں میں بھی رسول نہ آئے گا نبی آئے گا اور آپ پڑھ رہے ہیں " خاتم النبین " کہ آپ ﷺ آخری نبی (غیر تشریعی) ہیں۔

اب اسے ہوش آیا کہ میں نے جو دعوی کیا دلیل اس کے خلاف ہے کہنے لگا۔ آپ نے تو مجھے باندھ ہی لیا ہے۔ میں نے کہا کس بات میں' میں نے باندھ لیا ہے۔ دعوی بھی آپ نے کیا ہے' قرآن پاک کی آیت بھی آپ نے پڑھی ہے۔ میں نے ابھی بات ہی شروع نہیں کی۔ اس نے کہا آپ نے مجھے چکر دے دیا ہے۔ میں نے کہا کون سا چکر ہے مجھے سمجھائیں۔ آپ مانتے ہیں کہ مرزا قادیانی تشریعی نبی ہے' کہنے لگا نہیں۔ رسول ہے؟ کہنے لگا بس یہیں کہیں آپ نے چکر ڈال دیا ہے۔ آخر وہ بیچارا اس چکر میں ایسا پھنسا کہ اٹھ کر بھاگا اور کہا جی میں تو بات نہیں کر سکتا۔ یہ آپ نے رسول اور نبی' تشریعی اور غیر تشریعی کا جو چکر ڈالا ہے۔ میں نے کہا یہ چکر تو مرزا کے ڈالے ہوئے ہیں۔

تو مقصد میرا یہ واقعہ بیان کرنے کا یہ ہے کہ بات اس انداز میں پیش کرنا کہ سب کے ذہن میں اتر جائے اصل کامیابی ہوتی ہے بحث میں۔ اصل موضوع تو میرا حیات مسیح علیہ السلام ہے۔ اس پر میں اپنا ایک مناظرہ عرض کرتا ہوں۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری ؒ' انہوں نے مجھے انجیل برناباس دی کہ اس کے کچھ ریفرنس اور حوالے غلط ہیں انہیں ٹھیک کرکے اس پر مقدمہ لکھ کر چھپوادو۔ ہم نے وہ چھپوادی وہ دکاندار جس نے انجیل برناباس چھپوائی تھی وہ انجیل بیچنے کے لئے ربوہ میں قادیانیوں کے جلسے میں آگیا۔ انہوں نے کتاب تو بہت خریدی' وہ لیکن ساتھ اس کو تبلیغ کرتے رہے وہ دوکاندار کہنے لگا' میں تو مولوی نہیں ہوں۔ اگر آپ کو مناظرہ کا شوق ہے تو آپ اوکاڑہ آجائیں آنے جانے کا کرایہ میں دے دوں گا آپ کو۔ اب اس نے تو جان چھوڑائی یہ کہہ کر۔ آٹھ دن بعد محمد منشاء نامی ایک چلا گیا یہاں سے وہ چوہدری عبدالمجید صاحب جو

دوکاندار تھے وہ لے کر میرے پاس آگئے اور کہنے لگے۔ میں نے تو سرسری بات کی تھی مگر یہ تو پیچھے ہی آگئے ہیں۔ خیر میں نے اس سے پوچھا بھئی آپ کس مسئلہ پر بات کریں گے۔ یہ سوچ لیں کہ جس مسئلہ میں آپ اپنے آپ کو بڑا ایکسپرٹ سمجھتے ہوں تاں کہ آپ کا بڑا مطالعہ ہے اس مسئلہ پر آج بات کریں۔

کہنے لگا کہ حیات مسیح علیہ السلام پر آج تک میں بتیس مناظرے کرچکا ہوں' آج تیتیسواں ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن اس تیتیسویں مناظرے سے پہلے چاہتا ہوں کہ آپ اوکاڑہ کے مربی سے بھی مل لیں اور دیگر قادیانیوں سے بھی تاکہ وہ آپ کے ساتھ سہارا بن جائیں اور آپ کے دل میں یہ نہ رہے کہ میں اکیلا تھا۔ سب کو ساتھ ملالیں پھر بات کریں گے' اور بات بھی دوکان پر ہوگی بازار میں جہاں سارے لوگ ہوں گے۔ " انشاء اللہ " کہ میں جی مرزا کو امام مہدی اور مسیح موعود مانتا ہوں۔ میں نے کہا یہ وہیں بتادیں لیکن مسیح اور مہدی تو الگ الگ ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام جماعت کرائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیچھے پڑھیں گے اور دوسری میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جماعت کرائیں گے اور حضرت مہدی پیچھے پڑھیں گے تو مقتدی اور امام دو الگ الگ ہوتے ہیں۔ ایک تو نہیں ہوتا کہ وہی مقتدی ہو وہی امام ہو۔ جب میں نے حدیث پڑھی' تو وہ سوچ میں پڑگیا۔ کہتا ہے' پھر میں جاتا ہوں مربی کے پاس۔ تین چار گھنٹے کے بعد پچاس ساٹھ قادیانی آگئے۔ کچھ ہم تھے اکٹھے ہوگئے دوکان پر کتابوں کی دوکان تھی۔ میں نے کہا پہلے ان لوگوں کو مسئلہ سمجھادیں کہ میرا اور آپ کا اختلاف کس مسئلہ میں ہے۔ حیات و وفات مسیح میں مرزائی نے کہا۔ میں نے کہا پتہ چلے کیا اختلاف ہے' ضرورت کیا پڑی۔ کہنے لگا اچھا آپ سمجھالیں اگر آپ نے کوئی بات غلط کہی تو میں ٹوک لوں گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ (میں نے بات شروع کی) میں اور آپ یہ دونوں جانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا تذکرہ احادیث متواترہ میں موجود ہے' قرآن پاک میں بھی اشارات موجود ہیں۔ کہنے لگا' جی بالکل ٹھیک ہے۔ آگے اختلاف یہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نہیں وہ فوت ہوچکے ہیں۔ اب ان کی خوبیوں پر ان کی صفات والا کوئی آدمی اس امت میں پیدا ہوگا اور وہ مسیح موعود کہلائے گا۔ کہنے لگا جی بالکل ٹھیک ہے' ہم یہی کہتے ہیں۔ جاری ہے

❄❄❄

ایک قادیانی سے گفتگو

مولانا اللہ وسایا

میرے محترم ! یہ دونوں روایتیں صحیحین یعنی بخاری و مسلم کی ہیں۔ مرزا قادیانی نے خود ان کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ حضور ﷺ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم تمہارے اندر نازل ہوگا۔ اب میں ان روایات میں بیان کردہ علامات پر بحث کو مرکوز رکھتا ہوں۔ ورنہ جہاں تک حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کی علامات بیان کردہ قرآن و حدیث کا تعلق ہے وہ ایک سو اسی ۱۸۰ کے قریب ہیں۔ اور یہ کہ وہ ایک بھی مرزا میں نہیں پائی جاتی۔ دجل و تلبیس، تاویل و تحریف کر کے آپ کے قادیانی مربی جو کہتے پھریں، مگر جہاں تک حقائق کا تعلق ہے ایک بھی نشانی مرزا قادیانی آنجہانی میں نہیں پائی جاتی۔ قرآن مجید کی تیرہ آیات کی صراحۃ النص، عبارتیں النص اور اشارہ النص حضور سرور کائنات ﷺ کی ۱۱۳ صحیح و صریح احادیث مبارکہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ ثابت ہے۔ تفصیلات احادیث معلوم کرنے کے لئے التصریح بما تواتر فی نزول المسیح جو ملتان اور بیروت کی شائع شدہ ہے اس میں دیکھی جا سکتی ہے۔ کراچی کے مولانا محمد رفیع عثمانی نے "نزول مسیح اور علامات قیامت" کے نام سے اس کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ خیر مجھے اس وقت مرزا کی کتاب ازالہ اوہام میں بیان کردہ دو حدیثوں کی علامات کا جائزہ لینا ہے۔

(۱) حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم عیسیٰ بیٹا مریم کا نازل ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں مرزا کہتا ہے کہ "حق کی قسم مرگیا ابن مریم" مرزا کا یہ شعر در ثمین میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک ہی شخصیت کے متعلق حضور ﷺ قسمیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نازل ہوگا زندہ ہے اور اس کے متعلق مرزا کہتا ہے کہ وہ مرگئے۔ اب آپ پر فیصلہ ہے کہ اپنے ایمان سے کہیں کہ کس کی قسم سچی ہے۔ حضور ﷺ کی یا مرزا بدمعاش کی؟۔

(۲) حضور ﷺ فرماتے ہیں جو نازل ہوگا وہ مریم کا بیٹا ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ وہ میں ہوں۔ وہ نازل ہوگا یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ کیا مرزا کی ماں کا پیٹ آسمان تھا؟ وہ مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں۔ مرزا قادیانی چراغ بی بی کا لڑکا ہے۔ وہ حاکم ہوں گے، یہ غلام ابن غلام تھا۔ ساری زندگی انگریز کی ذلت آمیز خوشامد و چاپلوسی کرتا رہا، پچاس الماریاں کتابوں کی انگریز کی مدح میں لکھتا رہا، عریضے بھیجتا رہا، درخواستیں کرتا رہا، ان کی

اطاعت کو فرض گردانتا رہا۔ وہ عادل ہوں گے۔ یہ اپنی پہلی بیوی سے عدل نہ کرسکا' اپنی پہلی اولاد سے انصاف نہ کرسکا۔

(۳) وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے ان کے آنے پر عیسائیت ختم ہوجائے گی۔ جو صلیب کے پجاری ہیں وہ صلیب کے توڑنے والے بن جائیں گے۔ جو خنزیر خور ہیں وہ خنزیر کے قاتل بن جائیں گے۔ صلیب وخنزیر کا پجاری کوئی نہ رہے گا۔ مرزا کے زمانہ میں عیسائیت کو جو ترقی ہوئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اب "ربوہ" میں مسیحی موجود ہیں۔ مرزا کا موجودہ جانشین مسیحوں کی گود میں لندن بیٹھا ہے۔ کیا یہ اس کی دلیل نہیں کہ یہ علامتیں مرزا میں موجود نہ تھیں؟۔

پھر لگے ہاتھوں براہین احمدیہ کی عبارت جو پیش کرچکا ہوں وہ سامنے رہے کہ مسیح علیہ السلام کی آمد پر دین اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اور اس کو حدیث شریف میں یوں بیان کیا گیا ہے : " یهلک الملل کلها الا ملة وحده الا فهي الاسلام ۔ " کہ تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔ پوری دنیا میں اسلام ہی کی فرمانروائی ہوگی۔ لیکن اس کے برعکس مرزا کو دیکھو' اس نے آتے ہی تمام مسلمانوں کو جو مرزا کو نہیں مانتے کافر قرار دیا۔ جو مسلمان تھے مرزا نے ان کو کافر بنادیا۔ اپنے ماننے والوں کو ہی فقط مسلمان قرار دیا۔ اب مرزائیوں کے دو گروپ ہوگئے ہیں۔ ایک لاہوری دوسرا قادیانی۔ لاہوریوں نے کہا کہ مرزا نبی نہیں تھا۔ تو جو غیر نبی کو نبی مانے وہ کافر' تو گویا قادیانی کافر۔ قادیانیوں نے کہا کہ مرزا نبی تھا تو جو نبی کو نبی نہ مانے وہ کافر' تو گویا لاہوری کافر۔ مرزا نے کہا کہ تمام مسلمان کافر۔ لاہوریوں کے نزدیک قادیانی کافر' قادیانیوں کے نزدیک لاہوری کافر۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا کے آنے پر دنیا میں ایک بھی مسلمان نہ رہا۔ تو آپ فرمایئے کہ مسیح علیہ السلام کی آمد پر اسلام کا بول بالا ہوگا۔ مرزا کے آنے پر کفر کا بول بالا ہوا۔ تو مرزا مسیح ہدایت ہوا یا مسیح ضلالت۔

پانچویں استدعا۔۔۔۔۔۔۔ میری آپ سے یہ ہے کہ اس عقیدہ کو بھی قادیانیوں سے حل کرایئے گا۔

(۴) ان کے آنے پر جنگیں موقوف ہوجائیں گی۔ جب دنیا میں کافر کوئی نہیں ہوگا تو پھر جنگ کس سے؟ لیکن مرزا کے آنے پر کتنی جنگیں ہوئیں یہ آپ کے سامنے ہے۔

(۵) مسیح نازل ہوں گے تو اس وقت مسلمانوں کے امام مسلمانوں میں سے موجود ہوں گے۔ اس سے مراد حضرت مہدی ہیں معلوم ہوا کہ مسیح اور ہیں' مہدی اور ہیں۔ یہ دونوں جدا جدا شخصیات ہیں۔ ان کے نام وکام وزمانہ وغیرہ کی تفصیلات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔ مرزا نے کہا کہ وہ دونوں ایک ہیں اور وہ میں ہوں

۔۔۔۔۔ یہ صراحتہ" چودہ سو سالہ امت اسلامیہ کے تعامل سے ہٹ کر امر ہے جو سراسر کذب ودجل کا شاہکار ہے۔

(۶) مسیح علیہ السلام جامع دمشق کے شرقی سفید مینار پر نازل ہوں گے۔ مرزا نے کہا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے اس لئے کہ یہ دمشق کے شرق میں واقع ہے۔ اس "الو باٹا" سے کوئی یہ پوچھے کہ دمشق کے مشرق میں صرف قادیان ہے اور کوئی شہر نہیں؟۔ سفید مینار پر نازل ہوں گے۔ مینار کی مرزا نے تاویل و تحریف کی بجائے اسے حصول زر کا ذریعہ بنالیا۔ کہ چندہ اکٹھا کرو مینارہ بناتے ہیں۔ چندہ کا دھندا اور مینار کا اشتہار شروع ہوا۔ مینار نہ مکمل ہوا' مرزا قبر میں چلا گیا۔ مینار مرزا کے مرنے کے بعد مکمل ہوا۔ میرے خیال میں مکمل ہونے پر مینار کو مرزا کی قبر میں دے دیا جاتا۔ مگر چڑھ تو پھر نہ سکتا۔ پھر اس صورت میں مینار کا نیچے کا سرا مرزا کے وجود کے کون سے حصے میں فٹ آتا یہ اشکال ہے۔ اگر ایسے ہوتا تو بجائے مینار پر چڑھنے کے مینار میں گڑنا(داخل) ہوجاتا جیسے سیخ پر کباب ہوتا ہے۔ لاحول ولاقوہ الا باللہ •

حدیث شریف کی رو سے مینار پہلے "مسیح علیہ السلام بعد" میں 'مگر مرزا کہتا ہے کہ مسیح پہلے' مینار بعد میں۔ یہ تو بڑے میاں کی بات تھی اب چھوٹے میاں مرزا محمود کی سنو۔ یہ دمشق گیا' کہتا ہے کہ مینار کھولو میں اس پر چڑھتا ہوں تاکہ حدیث کے ظاہری الفاظ پورے ہو جائیں۔ دنیا میں شرافت و دیانت نام کی کوئی چیز ہے تو میں اس کو دہائی دیتا ہوں کہ حدیث میں ہے کہ مسیح بن مریم مینار پر نازل ہوں گے۔ یہاں خود ساختہ مسیح کا بیٹا ہے۔ وہ نازل ہوں گے۔ یہ نیچے سے اوپر جارہا ہے۔ حدیث کے ظاہری الفاظ پر عمل ہو رہا ہے یا حدیث کو بازیچہ اطفال بنانے کے لئے شیطان کے ہاتھوں میں ابن الشیطان کھیل رہا ہے۔ کیا ہے؟ یہ فیصلہ آپ کریں۔

(۷) آپ ﷺ نے فرمایا مسیح علیہ السلام نے نزول کے وقت دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی۔ مرزا کا نزول کی بجائے ولود ہوا۔ مگر چادروں کی بجائے الف ننگا۔ (قادیانیت کی طرح)

(۸) مسیح علیہ السلام نے نزول کے وقت دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھا ہوا ہوگا۔ مگر مرزا "ولود" کے وقت دائی کے ہاتھ میں وصول شدہ پارسل کی طرح تھا۔

(۹) مسیح علیہ السلام مقام لد پر (جو اسرائیل میں واقع ہے) دجال کو قتل کریں گے۔ مرزا دجالی طاقتوں کا پروردہ اور دجال اکبر کا نمائندہ بندہ تھا۔ بیان کردہ ان روایات سے میں نے 9 علامتیں بیان کی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ کیا کوئی علامت بھی مرزا قادیانی میں پائی جاتی تھی؟ نہیں اور یقیناً" نہیں تو پھر غور فرمائیں کہ مرزا مسیح تھا یا دجّال تھا؟۔

مسیح کیسے بنا

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا مسیح کیسے بنا۔ مرزا کی کتاب کشتی نوح میں درج ہے۔ کہ اس (خدا) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب دو برس گزر گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا (کس نے؟) گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ (کشتی نوح ص ۴۶،۴۷)

اب دیکھئے کہ غلام احمد سے مریم بن گئی۔ یعنی مرد سے عورت' دنیا کا نیا عجوبہ۔ پھر حمل ہو گیا۔ پھر مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ یوں مرزا غلام احمد سے مسیح ابن مریم ہو گیا۔ میرا دعوی ہے کہ دنیا میں حیا نام کی کوئی چیز ہے تو مرزا قادیانی کو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔

مرزا کی اخلاق باختگی

" مسیح موعود (مرزا ملعون) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے ۔" (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ ص ۱۲ تصنیف قاضی یار محمد قادیانی) لیجئے صاحب یہ مرزا کی حدیث (معاذ اللہ) اس کا نام نہاد صحابی (معاذ اللہ) بیان کر رہا ہے کہ مرزا صاحب سے اللہ تعالیٰ نے وہ کام کیا جو مرد اپنی عورت سے کرتا ہے۔ مرزا کا یہ کشف ہے۔ کشفی حالت میں مرزا سے کیا کچھ ہو رہا ہے؟ یہ وہ کشف ہیں جن کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ کشف والہام سے ثابت ہوا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گئے اور مرزا ہی مسیح موعود ہے۔ یہ مرزا کے کشوف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب مرزا کا ایک اور کشف بھی ملاحظہ ہو۔ مرزا نے اپنی کتاب ازالہ اوہام کے ص ۳۴ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ :

" کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھے باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً" من القادیان • تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے دل میں

کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں دیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا ۔"

محترم لیجئے ! یہ مرزا قادیانی کا کشف ہے۔ جسے وہ عالم بیداری میں اپنے ہاتھ سے لکھ کر کتاب کی زینت بنا رہے ہیں۔ اور فی الحقیقت کہہ کر اپنے کشف کو پکا کر رہے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی کے مطابق نبوت کا مدعی تھا۔ اور نبی کا کشف تو درکنار' بجائے خود خواب بھی شریعت کے اندر حجت اور قابل اعتماد ہوتا ہے۔ صحیح ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی نص قطعی ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بابت خواب دیکھا۔ انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری قال یابت افعل ماتومر ۔ --------- اسماعیل علیہ السلام نے یہ خواب سن کر یہ نہیں فرمایا کہ یہ خواب ہے بلکہ فرمایا کہ آپ کر گزریں جو اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔ اس کی روشنی میں اسماعیل علیہ السلام نے گردن جھکائی' ابراہیم علیہ السلام نے چھری چلائی دونوں نبیوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ شریعت میں نبی کا خواب بھی حجت ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ کشف ہو۔ اب آپ فرمائیں تمام قادیانی مل کر اس عقدہ کو حل کریں کہ کیا قرآن مجید میں قادیان کا نام ہے؟ نہیں اور یقیناً" نہیں۔ تو پھر مرزا کا کشف خلاف واقعہ ہوا' غلط ہوا۔ اب جس کے یہ کشف ہوں اس آدمی کے ان جھوٹے کشوف پر اعتبار کر کے قرآن وحدیث کے خلاف نظریہ قائم کر لیا جائے۔ قران کہے مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔ مرزا قادیانی قرآن سے مسیح علیہ السلام کو زندہ کہے پھر اپنے الہام سے ان کی وفات کا اعلان کرے۔ فرمائیے ہم قرآن مجید کے اعلان کو مانیں یا مرزا کے ان جھوٹے کشوف والہامات کو؟۔

کشف کی بات چل نکلی ہے تو لیجئے مرزا قادیانی کا ایک خواب جو تذکرہ طبع (ربوہ) کے ص ۷۵۹ پر لکھا ہے ملاحظہ ہو : " مجھے کشف ہوا تھا کہ اس (اسمٰعیل) نے میرے داہنے ہاتھ پر دست پھر دیا ۔" اب اپنے نام نہاد مرزا قادیانی کو دیکھیں کہ کشف میں اپنے داہنے ہاتھ پر "پاخانہ" کی کہانی سنا رہا ہے۔ قادیانی اسے مرزا صاحب کے الہام وکشوف نامہ تذکرہ میں شائع کر رہے ہیں مرزا کا ہاتھ کشف میں فلتھ ڈپو بنا ہوا ہے۔ اور قادیانی اس مکروہ احمقانہ عمل کو بیان کر رہے ہیں۔ دونوں تابع و متبوع کی مت ماری گئی ہے کہ اس کریح عمل کو دہرایا جارہا ہے۔

خیر ! قادیانی نمبردار صاحب' میری درخواست ہے کہ اللہ رب العزت کے نبی کا ہاتھ بابرکت ہوتا ہے۔ نبی اشارہ کرے خداتعالیٰ چاند کے ٹکڑے فرمادیں۔ نبی اپنا ہاتھ کسی صحابی کے ٹوٹے ہوئے بازو پر پھیر دے

تو وہ ساری عمر کے لئے صحیح ہو جائے۔ نبی اگر ہاتھ کا اشارہ کرے تو درخت زمین چیر کر نبوت کے قدموں میں آجائے۔ نبی ہاتھ اٹھائے خدا بارش برسائے۔ نبی اپنا ہاتھ صحابی کی "سوٹی" کو لگادے تو وہ ٹیوب سے زیادہ روشن ہوجائے۔ نبی پیالے میں ہاتھ رکھ دے تو خدا تعالیٰ نبوت کی پانچوں انگلیوں سے پانی کے پانچ چشمے جاری فرمادیں۔ میں قادیانیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ مرزا کو نبی مانتے ہیں تو مرزا سے درخواست کریں کہ مرزا یہی برکت والا ہاتھ جس پر اسمٰعیل نے تازہ تازہ پاخانہ پھرا ہے یہ ہاتھ تمام قادیانیوں کے منہ پر مرزا پھیر دے تاکہ قادیانیوں کے منہ پلستر ہوجائیں۔ "میڈان قادیان" معاذاللہ۔

توجناب ! یہ ہیں مرزا کے کشوف والہامات جو سراپا دجل وکذب کا شاہکار ہیں۔ ویسے بھی مرزا قادیانی جتنے جھوٹ بولتا تھا اس کی مثال نہیں۔ مثلاً (۱) مرزا نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۳۵۹ پر لکھا ہے کہ : " احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا "میرا دنیا بھر کے قادیانیوں کو غیرت وحمیت کے نام پر چیلنج ہے۔ کہ ہے کوئی ماں کا لال قادیانی؟ جو احادیث صحیحہ تو درکنار کسی ایک صحیح وصریح حدیث سے یہ دیکھا دے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں آئے گا اور اس چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ سو سال سے امت محمدیہ یہ چیلنج کرتی آرہی ہے کہ قادیانی کوئی ایک صحیح حدیث میں چودھویں صدی کا لفظ دیکھا کر مرزا قادیانی کے دامن سے کذب وافترا کے دھبہ کو صاف کریں۔ مگر کوئی حدیث ہو تو بیچارے بیان کریں۔ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ مرزا قادیانی کی خود غرضی ہے۔ چونکہ چودھویں صدی میں اس نے فراڈ ودھوکہ دجل وکذب سے جھوٹا دعویٰ کیا اسے صحیح بنانے کے لئے حضور سرور کائنات ﷺ کے نام پر احادیث مبارکہ کا ذکر کرکے جھوٹ بول رہا ہے۔ اور قادیانیوں کی مت ماری گئی کہ وہ اتنے بڑے سفید جھوٹ کو مرزا کے سیاہ منہ سے سن کر اپنے سیاہ دل میں جگہ دے کر اپنی قبر وآخرت کو سیاہ کررہے ہیں۔

چھٹی استدعا۔۔۔۔۔۔ جناب نمبردار صاحب ! میری آپ سے یہ چھٹی استدعا ہے کہ قادیانی مربیوں سے مل کر آپ وہ حدیث صحیح وصریح لائیں جس میں مسیح موعود کے چودھویں صدی میں آنے کے الفاظ ہوں، قیامت تک نہیں لاسکیں گے، چلو رعایت کرتا ہوں۔ صحیح نہیں ایک ضعیف یا موضوع روایت ہی دکھادیں۔ جس میں چودھویں صدی کے الفاظ ہوں اور اربعین نمبر ۲ ص ۲۹ میں لکھا کہ "انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور مزید یہ کہ پنجاب میں پیدا ہوگا۔ دیکھئے براہین احمدیہ میں کہا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ چودھویں صدی میں آئے گا۔ اب اربعین

میں کہا انبیاء گزشتہ کے کشوف میں ہے کہ چودھویں صدی میں ہوگا۔ اور پنجاب میں ہوگا۔" ہمارا دعوی ہے کہ کسی نبی کے کشف میں پنجاب و چودھویں صدی کا ذکر نہیں۔ یہ مرزا کا ڈھونگ ڈھکوسلہ' بدبو دار جھوٹ اور تعفن دار بددیانتی ہے۔ سو سال سے ہمارے چیلنج کے باوجود قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے۔ اب دیکھئے کہ اربعین کے پہلے ایڈیشن میں "انبیاء گزشتہ کے کشوف" کے الفاظ تھے اب حالیہ ایڈیشن میں "اولیاء گزشتہ کے کشوف" کردیا۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ' مرزا قادیانی نے انبیاء علیہم السلام اور حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات اقدس پر افترا کیا۔ اب آپ انصاف فرمائیں کہ ایسے جھوٹے مفتری اور کذاب کے ایسے احمقانہ الہامات' ملحدانہ کشوف اور مرتدانہ رویا کی بنیاد پر ہم حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ایک اجماعی عقیدہ کو چھوڑ کر اس مرزا ملعون کو مسیح مان لیں یہ کیسے ممکن ہے۔

جناب قادیانی نمبردار صاحب اگر آپ نے منصفانہ فیصلہ کرنا ہو تو وہ کوئی مشکل نہیں' دو اور دو چار کی طرح بالکل حالات و واقعات کی بنیاد پر بھی مرزا کے کذب و صدق کو جانچا جاسکتا ہے۔ یہ دیکھئے میرے ہاتھ میں مرزا قادیانی کی کتاب حقیقتہ الوحی ہے۔ اس کے ص ۱۹۳، ۱۹۴ پر مرزا نے لکھا :

" آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آخری زمانہ ہے یا نہیں' یہود و نصاری دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اگر چاہو تو پوچھ کر دیکھ لو۔ مری پڑ رہی ہے زلزلے آرہے ہیں ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں۔ پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلحاء اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے تیس سال گزر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پہ ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعوی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مسیح موعود آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں ۔"

اب مرزا غلام احمد قادیانی کی اس بات سے یہ نتیجہ نکلا کہ :

(۱) ہر صدی پر ایک مجدد ہوتا ہے۔

(۲) آخری صدی (آخری زمانہ) کا مجدد مسیح موعود ہوگا۔

(۳) چونکہ یہ زمانہ (صدی) آخری زمانہ ہے لہٰذا اس صدی کا آخری مجدد جو مسیح موعود ہوگا وہ میں ہوں۔

(۴) پس میں مسیح موعود ہوں کیونکہ یہ صدی آخری زمانہ ہے۔

جناب محترم ! چودھویں صدی کے اختتام کے بعد قیامت نہیں آئی بلکہ اور صدی شروع ہوگئی تو پندرھویں صدی کے آغاز نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو اور آشکارا کردیا۔ پندرھویں صدی نے بتادیا کہ چودھویں صدی آخری نہ تھی۔ لہٰذا چودھویں کا جو مجدد ہوگا وہ آخری مجدد نہ تھا تو وہ مسیح موعود بھی نہ ہوا۔ پس مرزا کی متذکرہ عبارت کی رو سے یہ امر پایہ تکمیل تک پہنچا۔ کہ نہ چودھویں صدی آخری صدی تھی نہ مرزا اس کا مجدد تھا اور نہ ہی مسیح موعود تھا۔

آخری بات

کہتے ہیں کہ زمین گول ہے۔ میں نے بالکل ابتدا میں عرض کیا تھا کہ مرزا قادیانی اللہ رب العزت کی توہین کا مرتکب ہوا۔ اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ضمیمہ ص ۴۴ پر یہ بحث کہ اس زمانہ میں وحی کیوں بند ہے پر سیخ پاء ہو کر لکھتا ہے کہ : ” کوئی عقل منداس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے ۔“

یہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مرزا کے دل میں ذرہ برابر اللہ رب العزت کا احترام نہیں تھا ورنہ مفروضے قائم کرکے یوں دریدہ دہنی کا مرتکب نہ ہوتا۔ اپنی کتاب دافع البلاء کے ص ۱۱ پر مرزا نے کہا : ” سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا “اس کا مطلب یہ ہوا کہ خداوند کریم کی سچائی مرزا قادیانی کی رسالت سے بندھی ہوئی ہے۔ اگر مرزا قادیانی رسول نہیں تو پھر خدا بھی خدا نہیں۔ اس لئے سچے خدا کی یہ نشانی ہے کہ اس نے قادیان میں رسول بنا کر بھیجا۔ (معاذاللہ) کتاب البریہ ص ۸۵ پر لکھا ہے کہ : ” میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں “

(۲) مرزا قادیانی نے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ‘ومنصب مبارک کے ساتھ کیا تلعب کیا؟۔

(الف) اس کی کتاب ایک غلطی کے ازالہ ص ۴ پر ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم • اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ب) مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر نے کلمۃ الفصل ص ۱۰۵ پر لکھا : ” مسیح موعود (مرزا) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں جب کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد رسول اللہ ﷺ کو اتارا ۔“

(ج) اس کلمۃ الفصل کے ص ۳۵۸ پر ہے : ” پس مسیح موعود (مرزا) خود محمد رسول اللہ ﷺ

ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ۔"

(د) اسی کلمتہ الفصل کے ص ۱۱۳ پر ہے : " پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا ۔"

محترم ! قادیانی نہ صرف یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ ﷺ کے روپ میں (معاذاللہ) پیش کرتے ہیں بلکہ رحمت عالم ﷺ کے نام اعزازات والقابات کا بھی مرزا کو مستحق سمجھتے ہیں۔ درودو سلام، یٰسین، مدثر، طٰہٰ، انا اعطینک الکوثر، رحمۃ للعالمین، قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ۔ ان تمام کے بارہ میں مرزا کی نام نہاد وحی ہے کہ یہ اعزازات مجھے بخشے گئے۔

(۳) مرزا قادیانی نے صرف یہی نہیں کہ وہ صرف آنحضرت ﷺ کی اہانت کا مرتکب ہوا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنا ان پر برتری ثابت کرنا مرزا قادیانی کا بدترین کافرانہ محبوب مشغلہ تھا۔ لیجئے میرے ہاتھ میں مرزا کی کتاب حقیقت الوحی ہے۔ اس کے ص ۸۹ پر ہے : " آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ۔" مرزا نے اپنی کتاب نزول المسیح ص ۱۰۰ پر کہا :

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی راجام داد آں جام را مرا بتمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ترجمہ اگرچہ بہت سارے نبی ہوئے ہیں لیکن میں عرفان (الٰہی) میں کسی (نبی) سے کم نہیں ہوں۔ ہر نبی کو جو جام (شریعت) دیا گیا مجھے وہ مکمل بھر کر دیا گیا، میرے آنے سے تمام رسول زندہ ہو گئے۔ ہر رسول میرے کرتہ میں پوشیدہ ہے۔ (معاذاللہ)

(۴) اس طرح مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو یاوہ گوئی و دریدہ دہنی کی اس کی صرف ایک مثال ملاحظہ ہو۔ انجام آتھم کے ضمیمہ ص ۷ پر لکھا ہے کہ : " حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں ۔"

(۵) مرزا قادیانی کا ارشاد تذکرہ ص ۶۰۷ پر درج ہے : " خدا تعالیٰ نے میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ۔" (جو میرا مخالف ہے وہ جہنمی ہے۔ تذکرہ ص ۱۶۳) میرے دشمن جنگل کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیا ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص ۵۳) جو مرزا کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمتہ الفصل

ص ۱۱۰) کل مسلمان جو مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵) مرزا بشیر محمود

(۶) مرزا جھوٹ بولتا تھا' حرام کھاتا تھا' وعدہ خلافی کرتا تھا۔ اس پر ایک ہی واقعہ عرض کر دیتا ہوں۔ مرزا نے براہین احمدیہ کتاب لکھنے کا اعلان کیا کہ اس کی پچاس جلدیں ہوں گی۔ پیشگی قیمت لوگوں سے وصول کرلی۔ بجائے پچاس کے صرف چار جلدیں لکھیں۔ لوگوں نے مطالبہ کیا' سخت سست خطوط لکھے' تو بہت تاخیر سے پانچویں جلد کے ص ۹ پر لکھا کہ پچاس لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس اور پانچ کے عدد میں نقطہ کا فرق ہوتا ہے۔ لہٰذا پانچ لکھنے سے پچاس کا وعدہ پورا ہوگیا۔ اب اس ایک واقعہ کو دیکھئے' اس سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔ (۱) پچاس کتابوں کے پیسے لئے' پانچ کتابیں دیں' باقی پینتالیس کے پیسے کھاگیا تو حرام خور ہوا۔ (۲) پچاس لکھنے کا وعدہ تھا۔ پانچ لکھیں وعدہ خلافی کی۔ (۳) کہا کہ پچاس اور پانچ میں نقطہ کا فرق ہوتا ہے حالانکہ پینتالیس کا فرق ہے' تو جھوٹ بولا۔ اب آپ انصاف کریں جو جھوٹ بولے' وعدہ خلافی کرے' حرام کھائے وہ نبی کیسے ہوسکتا ہے؟۔

(۷) مرزا نے اپنے لاہوری مرید کو خط لکھا جو "خطوط امام بنام غلام" میں چھپ گیا ہے۔ اس میں مرزا نے اس کو لکھا ہے کہ پلومر کی دوکان (انار کلی لاہور) سے میرے لئے ٹانک وائن (شراب) کی بوتل اصلی خرید کر بھجوائیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ شراب کے حصول کا رسیا تھا۔

(۸) لاہوری مرزائیوں سے کسی نے مرزا محمود کو خط لکھا۔ مرزا محمود نے وہ خط خطبہ جمعہ میں پڑھ کر سنادیا اور بعد میں الفضل قادیان نے وہ شائع کردیا۔ قادیانی' لاہوری' مرزا محمود' الفضل سب کچھ یہ مرزا قادیانی کا " ٹبر " ہے۔ مرزا کا ٹبر کہتا ہے کہ :

" مسیح موعود (مرزا) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھی زنا کرلیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ پھر لکھا ہے ہمیں مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔" (الفضل قادیان ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء) لیجئے میری بات اختتام کو پہنچی۔ آپ نے حوالہ جات نوٹ کرلئے ہیں آپ فرمائیں کیا خیال ہے۔ بقیہ : صفحہ ۱۲ پر

ہر قادیانی کے نام

حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی مدظلہم

السلام علی من اتبع الھدیٰ ۰

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے اپنی آخرت کی فکر کریں' ایمان اور کفر کے درمیان فرق سمجھیں۔ یہ تو پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ ایمان والے جنت میں اور کفر والے دوزخ میں جائیں گے۔ جس میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اور یہ بھی جانتے اور مانتے ہیں کہ مسلم اور مومن ہونے میں قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنا بھی کفر ہے' اور اس کی تحریف بھی کفر ہے' اور اس کی تکذیب بھی کفر ہے' جن لوگوں کی دنیا ہی قادیانیت ہے' جو قصداً" دوزخ میں جانے کا ارادہ کرچکے ہیں ان سے تو ایمان پر واپس آنے کی امید نہیں' مرزا طاہر کو ایک جماعت کی امارت ملی ہوئی ہے' بہت بڑا مالدار بنا ہوا ہے اس کا ساتھ دینے والے اور اس کے دادا کے' دعوائے نبوت' کو پھیلانے والے اپنی دنیا کے لالچ میں بظاہر ایمان پر واپس آنے والے نہیں ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنی سادگی اور بھولے پن میں ان کفر کے داعیوں کی بات مان کر ایمان کھو بیٹھے ہیں اور دوزخ کے مستحق بن چکے ہیں۔ ہمارا ان سے خیر خواہانہ خطاب ہے اور مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ کفر سے توبہ کریں اور دوزخ سے بچ جائیں۔

قرآن مجید میں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین بتایا ہے۔ (دیکھو سورہ احزاب کی آیت ۴۰) اور اس آیت کی وجہ سے اور رسول اللہ ﷺ کے کثیر ارشادات کی وجہ سے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک سارے مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت اور رسالت ختم ہوگئی' اور جو بھی شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔ وہ اور اس کے ماننے والے کافر ہوں گے اور دوزخی ہوں گے' اس کے ساتھ ہی سورہ نساء کی آیت کریمہ اور اس کا ترجمہ پڑھیئے :

" ومن یشاقق الرسول من بعدما تبین له الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی ونصله جھنم وساءت مصیرا ." (سورہ النساء ۱۱۵)

(اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہوچکی اور مسلمانوں کے راستے کے خلاف کسی دوسرے راستے کا اتباع کرے تو ہم اس کو کام کرنے دیں گے جو وہ کرتا ہے اور اس

کو جہنم میں داخل کریں گے۔)

اس آیت میں واضح طریقہ پر بتایا گیا ہے کہ جو شخص مومنین کے راستہ کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا' جو لوگ قادیانی مبلغوں کی باتوں میں آکر دھوکہ کھا گئے ہیں اور نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر قرآن کے اعلان ختم نبوت کو جھٹلا بیٹھے ہیں اور چودہ سو سال سے جو مسلمانوں کا ختم نبوت کا عقیدہ تھا اس کے خلاف دوسرا عقیدہ اختیار کرکے کفر اختیار کرچکے ہیں' ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ واپس ہوکر اسلام قبول کریں اور کفر سے توبہ کریں اپنی جان کو جو دوزخ میں دھکیل چکے ہیں اس پر اصرار نہ کریں۔

ہر قادیانی یہ غور کرے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے کو انگریزوں کا "خود کاشتہ پودا" بتایا ہے اور ان کو خوش کرنے کے لئے جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا ہے اور آج تک اس کے ماننے والوں کا کافروں ہی سے جوڑ ہے اور ان ہی کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ آخر یہ کیا وجہ ہے کہ منکرین رسالت محمدیہ ﷺ سے اور مکذبین قرآن ہی سے قادیانیوں کا جوڑ ہے' اور کافر ان کی پشت پناہی کیوں کرتے ہیں؟۔ دیکھو ! ہندوستانی حکومت نے نئی دہلی میں ان کو بہت بڑی زمین دی ہے' اسرائیل میں ان کا بہت بڑا دفتر ہے' مرزا طاہر نے ربوہ سے راہ فرار اختیار کی تو انگریزوں نے لپک کر اسے پناہ دی' مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کا کافروں سے جوڑ ہے' اہل ایمان سے توڑ ہے۔

ہر قادیانی اس پر غور کرے اور یہ بات بھی فکر کرنے کی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں ہی میں اپنی دعوت کا کام کیوں کرتے ہیں۔ ہنود' یہود' بدھسٹ اور نصاری میں اپنا کام کیوں نہیں کرتے' کیا یہ بات نہیں ہے کہ اہل ایمان کے دلوں سے ایمان کھرچنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے۔ جو اہل کفر ہیں ان سے دوستی ہے۔ خود بھی کافر' وہ بھی کافر' ان کو اپنے دین کی دعوت دینے کا کچھ فائدہ نہیں۔ یہ جو علماء اسلام' سورہ الاحزاب' کی آیت سناتے ہیں اس کا مضمون سمجھاتے ہیں قادیانی مبلغین اپنے عوام کو بہکانے کے لئے خاتم النبیین کا ترجمہ افضل النبیین کردیتے ہیں یہ کفر بالائے کفر ہے۔

کیونکہ اول تو محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے کے منکر ہیں پھر آیت کریمہ کی تحریف کردی اگر قادیانی یوں کہہ دیں کہ ہم قرآن کو نہیں مانتے تو جاہل سے جاہل مسلمان ان کے قریب نہیں جائے گا۔ لہٰذا قرآن کو ماننے کا دعوی بھی کرتے ہیں پھر اس کی تصریحات کو بھی نہیں مانتے۔ قادیانی مبلغوں کے سامنے جب یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین تھے تو آپ ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو کیسے نبی مانتے ہو۔ تو اس سوال کے جواب میں جو انہوں نے بہت سی کفریہ تاویلیں بنا

رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور محمد رسول اللہ ﷺ ہی کا دوبارہ تشریف لانا ہے اس بات کو "ظلی" اور "بروزی" نبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر تمہارا دین علیحدہ کوئی دین نہیں ہے۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے دین پر ہو اور بقول تمہارے اسی دین کی اشاعت کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور ہوا تو مرزا نے "جہاد" کو کیوں منسوخ قرار دیا اور کافروں سے کیوں موالاۃ کی ـــــــــ جواب تک ہے' اور یہ بتاؤ کہ قرآن حکیم کی تعلیم ناظرہ وحفظ اور تجوید اور قرآت اور تفسیر پڑھانے کے تمہارے مدرسے کہاں ہیں جہاں تم پڑھتے ہو اور اولاد کو بھیجتے ہو؟ اور احکام ومسائل کی وہ کونسی کتابیں ہیں جن پر عمل کرتے ہو۔

حضرات صحابہ کرامؓ' محدثین ومفسرین وفقہاء جو مرزا غلام احمد سے پہلے گزرے ہیں ان کے مسلمان ہونے میں تو تمہیں کوئی شک نہیں ہے۔ صحاح ستہ کے مولفین تو مسلمان تھے۔ بتاؤ ان تفسیر واحادیث کی کتابوں کو تمہارے چھوٹے بڑے کہاں پڑھتے ہیں؟ اگر محمد رسول اللہ ﷺ سے کسی درجہ میں بھی تمہارا تعلق ہوتا تو قرآن مجید کو اور اس کی تفاسیر کو اور احادیث کی کتابوں کو اور ان کی شروح کو پڑھتے اور پڑھاتے۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ یہ اتباع آپ ﷺ کے اقوال واعمال وتقریرات کو معلوم کئے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔ اپنے بچوں کو اور جوانوں کو رسول اللہ ﷺ کے اعمال واقوال کی کہاں تعلیم دیتے ہو؟ اصل بات یہ ہے کہ تمہارا اسلام کا صرف دعوی ہی دعوی ہے کسی طرح تمہارا اسلام ثابت نہیں ہوتا۔ اسی لئے پاکستان اسمبلی کے تمام ارکان نے (جن میں ہر مسلک کے ممبران تھے) بالاتفاق تمہیں کافر قرار دیدیا۔ جو لوگ قرآن وحدیث کے ماہر ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ تم کافر ہو' اور تم کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں کیا یہ زبردستی کا دعوی تمہیں دوزخ سے بچانے کا ذریعہ بن جائے گا ؟

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث تم لوگ اسی لئے نہیں پڑھتے پڑھاتے ہو کہ ان میں جگہ جگہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر حدیثیں پڑھو' پڑھاؤ گے' رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کروگے تو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کو جھٹلانا پڑیگا۔ لہٰذا تم لوگوں نے یہ راستہ نکالا ہے کہ آیت قرآنیہ کی تحریف کردی' احادیث کو پڑھنا چھوڑ دیا' اپنے دل سے پوچھو؟ کیا اس طرح ایمان اور قرآن سے کوئی تعلق باقی رہ جاتا ہے؟ مرنے کے بعد کیا ہوگا خوب غور کرلو۔

ہر قادیانی کو فکر کرنا لازم ہے کیونکہ یہ مسئلہ دنیاوی نہیں ہے۔ آخرت میں نجات کا مسئلہ ہے۔

دین اسلام قبول کرنا دوزخ سے بچنے ہی کے لئے ہے۔ دنیا تو کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتی ہے اسلام قبول کرنے کی ضرورت اسی لئے ہے کہ دوزخ سے بچ سکیں اور جنت میں داخل ہو سکیں۔ اگر تم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے رہے لیکن قرآن کے منکر رہے اور قرآن کے حاملین' عالمین اور عاملین کے اعلان کے مطابق کافر ہی رہے تو اس جھوٹے دعوائے اسلام سے آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم سچے دل سے ہر قادیانی کو فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ اپنی جان اور اہل و عیال کو دوزخ سے بچائیں اور ---------- مرزا طاہر اور اس کے چھوڑے ہوئے مبلغین کے دھوکہ میں نہ آئیں' یہ دعوت فکر بالکل خیر خواہی پر مبنی ہے' خوب سمجھ لیں۔ شیطان اس پر خوش ہوتا ہے کہ مسلمان ہونے کا مدعی بھی ہو اور مسلمان ہی نہ ہو اور اس کے ساتھ دوزخ میں چلا جائے۔ قرآن مجید کے اعلان پر غور کریں۔

" یاایھاالناس اتقواربکم واخشو یوم لایجزی والدعن ولدہ ولامولود ھو جازعن والدہ شیا ۔ ان وعداللہ حق فلا تغرنکم الحیوہ الدنیا ولایغرنکم باللہ الغرور ۔" (اے لوگو ! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلا نہ دیگا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہوگا' بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے سو تمہیں دنیا والی زندگی ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے' اور ہرگز تمہیں اللہ کا نام لے کر بڑا دھوکہ باز دھوکہ میں نہ ڈالے۔)

مرزا طاہر نے آج کل اپنے ماننے والوں کو کفر پر جمائے رکھنے کا ایک اور حیلہ تراشا ہے کہ دیکھو مسلمانوں میں سے فلاں صاحب اقتدار اور فلاں عالم کو قتل کردیا گیا اور فلاں شخص فلاں مرض میں راہی ملک بقا ہوا' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی "نبی" تھا (العیاذباللہ) یہ وہی مثال ہے کہ "مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ" دنیا سے مومن بھی رخصت ہوتے ہیں اور کافر بھی مرتے ہیں' موت کے ظاہری اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کسی کے کسی حالت میں دنیا سے چلے جانے کو اس بات کی دلیل بنالینا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی "نبی" کو نہیں مانتا عجیب بے جوڑ مہمل دلیل ہے۔ مرزا طاہر مناسب جانے تو دنیا میں جتنے لوگ حوادث میں یا وبائی امراض میں مرے ہیں' ان سب کی فہرست بنالے سینکڑوں افراد کی فہرست بن جائے گی اور ساتھ ہی اپنے "دادا" جھوٹے مدعی نبوت کا نام بھی اس میں لکھ لے۔ کیونکہ اس کی موت "ہیضہ" میں ہوئی تھی اور ان سب کو مرزا کی نبوت کی دلیل میں پیش کردے۔ یاد رہے کہ اس میں سابق صدر امریکہ کینیڈی اور چارلس کی سابقہ بیوی ڈیانا کا نام بھی لکھ دے اور مصر اور ترکی کے وزیروں کے

بقیہ : صفحہ ۵۶ پر

کاش آج کمبوجیہ زندہ ہوتا ــــــــــــ!

معروف قانون دان ایلی کا قول ہے کہ "جو جج عمدہ خرید تا ہے' وہ عدالت فروخت کرتا ہے" اس صداقت کا اطلاق گزشتہ دنوں لاہور ہائی کورٹ سے فارغ ہونے والے ان دو ججوں پر ہوتا ہے' جنہوں نے اپنی سبکدوشی پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ مئی 1997ء میں لاہور ہائی کورٹ میں ایک سال کے لیے 8 ایڈہاک ججوں کا تقرر کیا گیا' جنہیں اس عرصہ میں بطور جج اپنی کارکردگی اور شہرت کے حوالہ سے کنفرم کیا جانا تھا' بصورت دیگر انہیں ان کی ذمہ داریوں سے فارغ کر دینا تھا۔ ایک سال گزرنے پر مئی 1998ء میں ان ججوں میں سے تین کو کنفرم کر دیا گیا' ایک کو بطور ایڈیشنل جج ایک سال کی مزید توسیع دے دی گئی اور باقی جج حضرات کو ان کی کارکردگی اور شہرت تسلی بخش نہ ہونے کی بناء پر فارغ کر دیا گیا۔ ان ججوں میں جسٹس احمد نواز ملک' جسٹس منصور عالمگیر قاضی (سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد کے بہنوئی)' جسٹس لطف الرحمٰن اور جسٹس خالد رانجھا شامل ہیں۔ فارغ ہونے والے موخر الذکر دونوں ججوں نے اپنی نوکری پکی کروانے کی غرض سے ہر طریقہ آزمایا اور پھر ناکامی کی صورت میں اخباری بیانات اور پریس کانفرنس کے ذریعے حکومت پر سخت نکتہ چینی کی۔

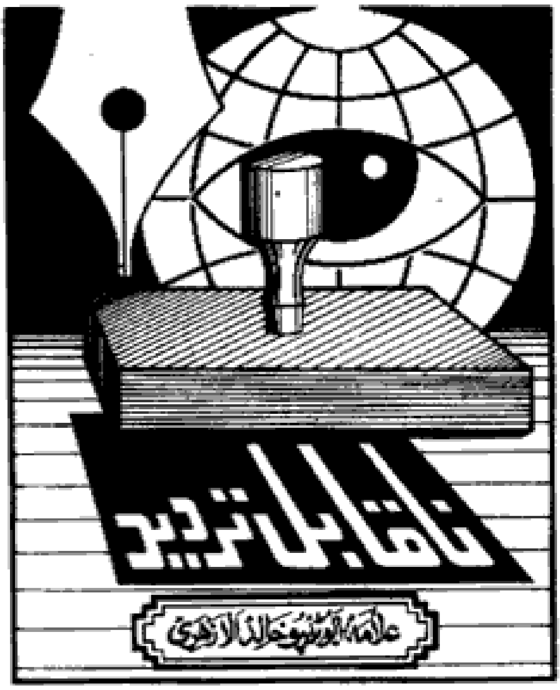

شیخ لطف الرحمٰن جو قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے دعویٰ نبوت کی وجہ سے جھوٹا نہیں کہتے اور نہ ہی ملک کی منتخب پارلیمنٹ کی طرف سے ستمبر 1974ء میں قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کو تسلیم کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آئین کو تسلیم نہ کرنے والا شخص آئین کے تحفظ کا حلف کس طرح اٹھا سکتا ہے؟ اور اس میں دی گئی مراعات سے کس طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے؟ معتبر ذرائع کے مطابق جسٹس لطف الرحمٰن نے اپنی کنفرمیشن کے لیے لاکھوں روپے خرچ کیے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ موصوف اس سال دسمبر 1998ء میں 60 سال کی عمر پوری ہونے پر ریٹائرڈ ہو رہے تھے۔ اگر وہ کنفرم ہو جاتے تو انہیں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی بیش بہا مراعات ملتیں اور یہی ان کا مقصد تھا۔ مگر "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" اسی طرح دوسرے جج خالد رانجھا نے بھی اپنے کنفرم نہ ہونے پر بہت واویلا کیا۔ خالد رانجھا اپنی آزاد خیالی سیکولر نظریات کی بنا پر عدلیہ میں خاصے مشہور ہیں۔ ان کے قلم سے صادر ہونے والے کئی ایک فیصلے واضح طور پر قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ فیصل آباد میں ایک شخص نے اپنے فریق مخالف کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے' جس پر سیشن جج فیصل آباد نے قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرتے ہوئے ملزم کے بھی ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا سنائی۔ اس کے برعکس جسٹس خالد رانجھا نے ملزم کی اپیل پر نہ صرف سزا معطل کر دی بلکہ اس مقدمہ میں اپنے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ "بدلہ میں کسی شخص کے ہاتھ پاؤں نہیں کاٹے جا سکتے۔ اس طرح معاشرے میں اپاہجوں کی کثرت ہو جائے گی اور ویسے بھی یہ حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے"۔ دریں اثناء بے نظیر بھٹو نے ان دونوں ججوں' بالخصوص خالد رانجھا کو فارغ کرنے کی شدید مذمت کی۔ بحیثیت وزیر اعظم خود بے نظیر بھٹو کا بیان آن ریکارڈ ہے کہ "ہم انسانوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنا مناسب نہیں سمجھتے"۔ اسی طرح لاہور بار کونسل کے صدر آذر لطیف نے بھی ان ججوں کو فارغ کرنے کی مذمت کی ہے۔ یہ وہی آذر لطیف ہیں' جنہوں نے چند دن پیشتر ہیومن رائٹس کمیشن کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے شان رسالت' میں گستاخی کے قانون کو ظلم قرار دیا۔ لاہور ہائی کورٹ بار نے بھی ججوں کی سبکدوشی پر قرارداد

مذمت پاس کی۔ یہ وہی ہائی کورٹ بار ہے' جس نے 1980ء میں برادر اسلامی ملک افغانستان میں روسی فوج کی آمد کو خوش آمدید اور وہاں پاکستان کی امداد کی مذمت کی تھی۔

جسٹس خالد رانجھا نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ چونکہ میں کسی جج کا داماد نہیں' اس لیے عدلیہ سے واپس بھیج دیا گیا ہوں۔ غالباً ان کا اشارہ حال ہی میں نئے نامزد کیے جانے والے جج جسٹس آصف سعید کھوسہ کی طرف تھا۔ جو ریٹائرڈ جسٹس نسیم حسن شاہ کے داماد ہیں۔ چونکہ نسیم حسن شاہ آج کل------ "شاہ کے مصاحب" بنے ہوئے ہیں' اس لیے ان کے داماد کا تقرر ناگزیر تھا۔ جن دنوں جسٹس نسیم حسن شاہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ پر متمکن تھے' ان کے پاس سماعت کے لیے ایک انتہائی اہم نوعیت کا کیس آیا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ قرآن و سنت کو سپریم لاء بنا دیا جائے اور آئندہ ہر فیصلہ قرآن و سنت کی روشنی میں کیا جائے مگر نسیم حسن شاہ نے امریکہ کی ناراضگی کے پیش نظر اس اہم درخواست کو خارج کر دیا۔ موصوف آج کل مختلف تقریبات میں اسلام اور پاکستان کے حق میں تقریریں کرتے ہیں-------- "ہاتھ لا استاد----- کیوں کیسی رہی!"

حال ہی میں ہائی کورٹ کے جسٹس اسلام بھٹی (قادیانی) نے فیصل آباد کے ایک شہری شیر خان نیازی کی طرف سے دائر کردہ رٹ میں اپنے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ "وی سی آر پر بھارتی فلمیں دیکھنا قابل دست اندازی پولیس نہیں ہے اور نہ ہی پولیس کو شہریوں کی تفریحی سرگرمیوں میں مداخلت کی اجازت ہے"۔ (روزنامہ "دن" لاہور 15 اپریل 1998ء)

مذکورہ بالا ایڈہاک ججوں کو فارغ کرنے سے پہلے 18 مئی 1998ء کو لاہور ہائی کورٹ میں 10 مزید ججوں کی تقرری کی گئی اور ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے موجودہ چیف جسٹس جناب جسٹس اجمل میاں نے ان ججوں کی تقرری سے قبل بدنام زمانہ اسلام دشمن عاصمہ جہانگیر (قادیانی) ایڈووکیٹ سے ان نئے ججوں کے تقرر کی بابت تفصیلی صلاح مشورہ کیا۔ (روزنامہ "دن" لاہور' 17 مارچ 1998ء) حالانکہ آئین میں ججوں کی تقرری کے لیے بار یا کسی غیر سرکاری شخص سے مشورہ کی نہ کوئی شق ہے اور نہ اس کی ضرورت۔

ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وہی عاصمہ جہانگیر ہے جس نے 1986ء میں اسلام آباد کی ایک تقریب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین آمیز کلمات کہے تھے اور جس کے نتیجہ میں ملک میں ایک بھرپور تحریک چلی اور پارلیمنٹ میں تعزیرات پاکستان میں "قانون توہین رسالتﷺ کی سزا منظور ہوئی۔ یہ وہی بدبخت ہے' جس نے جناب جسٹس عبدالحفیظ چیمہ کے ایک فیصلہ کہ "مسلمان لڑکی کے نکاح کے لیے ولی کی اجازت ضروری ہے" کے خلاف مغرب زدہ عورتوں کا ایک جلوس نکالا اور "دھائی ہے دھائی ہے' انصاف کی دھائی ہے" کے نعرے لگائے۔ یہ وہی عاصمہ ہیں' جن کے خلاف جناب جسٹس منیر اے شیخ نے ایک مقدمہ میں ریمارکس دیتے ہوئے کہا تھا کہ "عاصمہ جہانگیر حقوق انسانی اور حقوق نسوانی کی باتیں کر کے بچیوں کو ہوش میں نہیں رہنے دیتیں"۔ یہ وہی عاصمہ ہے جس نے 3 جون 1997ء کو دارالامان سے عدالت جانے والی زبیدہ کے قتل پر بیان دیا تھا کہ "اس قتل کی ایف۔ آئی۔ آر ہائی کورٹ کے جج کے خلاف درج ہونی چاہیے جو عورتوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہے ہیں"۔ یہ وہی عاصمہ ہے جو کھلے عام قرآن و سنت کا مذاق اڑاتی ہے اور اسلامی سزاؤں پر تنقید کرتی ہے۔ یہ وہی عاصمہ ہیں' جنہوں نے بھارتی ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ "میں کردار کے حوالے سے مہاتما گاندھی کو ہیرو مانتی ہوں"---------- ایسے میں "شہنشاہ کمبوجیہ" شدت سے یاد آتا ہے۔

ادارہ

تبصرہ کتب

نام کتاب : کاروان جنت

مصنف : علامہ محمد عبداللہ صاحب صفحات : ۲۳۰

ملنے کا پتہ : ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حضرت مولانا محمد عبداللہ احمد پور شرقیہ کے ممتاز محقق عالم دین ہیں۔ قدرت نے ان کی ذات گرامی سے دین کی بہت بڑی خدمت لی ہے۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی ہر کتاب علم کا سمندر اور تحقیق کا عمیق مرقع ہوتی ہے۔

زیر نظر کتاب میں ان ایک سو اکیس صحابہ کرامؓ کا تذکرہ ہے۔ جنہیں مختلف موقعوں پر رسول اللہ ﷺ نے جنتی ہونے کا تمغہ عطا فرمایا۔ اچھوتا موضوع' دلکش انداز تحریر' معلومات کا خزینہ' ہر واقعہ ایمان پرور' اتنی دلچسپ تحریر کہ کتاب ہاتھ میں لیں تو پڑھتے ہی چلے جائیں۔ سبحان اللہ بہت ہی قابل قدر علمی تحقیقی کتاب ہے۔

نام کتاب : پیام سحر

مصنف : رانا جمشید علی جم صاحب

صفحات : ۱۹۰

قیمت : ۱۵۰

ملنے کا پتہ : پاکستان کتاب گھر نزد پاکستان چوک راجن پور

رانا جمشید علی جم کی نعتوں اور نظموں کا مجموعہ " پیام سحر " کے نام سے حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ مولف شاعر پختہ ذہن اور قومی سوچ کے مرد مجاہد ہیں۔ اور یہ نظمیں و نعتیں بھی قومی سوچ کی حامل ہیں۔ اور کمال یہ ہے کہ شاید ہی کوئی موضوع چھوڑا ہو جس پر نظم نہ کہی گئی ہو۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ شاعر جس طرف نظر ڈالتا جو قابل اصلاح پہلو نظر آتا اس پر نظم کہہ دیتا۔ اس وقت معاشرہ کو جن مسائل سے واسطہ ہے اور ملک عزیز کی جس ترقی و خوشحالی کی ضرورت ہے۔ نونہالان وطن کی جس ذہن سازی کی ضرورت ہے وہ سب رہنمائی اس کتاب میں موجود ہے۔ خوبصورت کتابت و طباعت' اعلیٰ جلد' یکمد نوے صفحات پر مشتمل خوبصورت گلدستہ ہے۔ امید ہے کہ شائقین قدر کریں گے۔

جماعتی سرگرمیاں

ایبٹ آباد میں کامیاب ہڑتال

ایمان پرور نظارے

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) گستاخ رسول کی سزا' سزائے موت کے قانون تعزیرات پاکستان دفعہ 295 سی کے تحفظ کے لئے 23 مئی 1998ء بروز ہفتہ ایبٹ آباد میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کی اپیل پر تمام مذہبی' سیاسی' فلاحی وسماجی' ٹریڈ یونینز' اور دیگر پارٹیوں نے لبیک کہتے ہوئے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور تمام تجارتی مراکز عیسائیوں کی طرف سے 295 سی کی منسوخی کے مطالبہ کے خلاف بند رکھے۔ ایبٹ آباد میں اس تاریخ ساز ہڑتال نے ایک بار پھر ثابت کردیا ہے کہ ایبٹ آباد کے غیور عوام شان رسالت کے سلسلہ میں بہت زیادہ حساس اور بہت زیادہ جذباتی ہیں۔

اس روز مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں جلسہ کا اعلان بھی کیا گیا تھا۔ علی الصبح عوام مرکزی جامع مسجد میں پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ دس بجے جلسہ کا آغاز کیا گیا جو اذان ظہر تک جاری رہا۔ مقررین نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا کر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ یہاں جن مقررین نے خطابات کئے ان میں مولانا غلام حسین' مولانا بیدار خان' مولانا محمد صدیق شریفی' مولانا فیض رسول' مولانا بشیر احمد' مولانا انیس الرحمٰن' مولانا محمد ریاض' اور قاری محبوب الرحمٰن قریشی شامل ہیں۔ پونے دو بجے اذان ظہر ہوئی' اور دو بجے نماز ظہر ادا کی گئی۔ جامع مسجد کی وسیع وعریض وسعتیں اپنی تین منزلہ شان وشوکت کے باوجود ناموس رسالت کے پروانوں کے قدموں تلے تھیں۔ نماز ظہر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن نے ایمان پرور خطاب کیا۔ اور ایبٹ آباد کے غیرت مند عوام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنے ایمانی جذبہ کا مظاہرہ آج جس انداز میں کیا ہے۔ اس سے اس عظیم ترین مشن کا حق ادا ہوگیا ہے۔ اور اس کے شاندار نتائج ملک بھر پر پڑیں گے۔ پونے تین بجے مرکزی جامع مسجد سے مولانا شفیق الرحمٰن کی قیادت میں دل ہلا دینے والا پر شکوہ جلوس جب مرکزی جامع مسجد سے برآمد ہوا تو انتظامیہ انگشت بدندان تھی۔ ہر طرف عشق رسالت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ یہ جلوس علماء کرام کی قیادت میں ختم نبوت چوک مین بازار میلاد چوک علی المرتضیٰ چوک سے ہوتے ہوئے تھانہ کینٹ پر ایک بار پھر جلسہ کی شکل اختیار کرگیا۔ راستہ میں جن مقررین نے خطابات کئے ان میں مولانا الطاف الرحمٰن' ملک محمد یونس' سردار عبدالرحمٰن گجر' سردار یعقوب' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا

امان اللہ، وقار گل جدون، مولانا غلام جیلانی، مولانا عبدالرشید صدیقی اور مولانا سید افسر علی شاہ شامل ہیں۔ تمام تنظیموں اور تاجر یونینز کے صرف ایک ایک مقرر کو موقع دیا گیا تھا۔ ورنہ مقررین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

مقررین نے شان رسالت سے اپنے جذباتی تعلق کا خوب حق ادا کیا اور حکومت پر واضح کیا کہ اگر دفعہ 295 سی میں زبرو زیر کی ترمیم کا بھی سوچا گیا تو ہم حکومت کو زیرو زبر کردیں گے۔ شام پانچ بجے جلسہ کی اختتامی تقریر سے مولانا شفیق الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں ایبٹ آباد کی تاجر برادری کا بیحد مشکور ہوں۔ کہ جنہوں نے آج مکمل ہڑتال کر کے رحمت عالم ﷺ کی شفاعت کا اپنے لئے استحقاق پیدا کرلیا ہے۔ احتجاجی ہڑتال اور جلسہ وجلوس میں متفقہ طور پر یہ مطالبہ کیا گیا کہ حکومت عیسائیوں کے مظاہروں اور جلوسوں پر پابندی عائد کرے۔ جن میں وہ 295 سی کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

قادیانی جی ایم کا فوجی شوگر ملز کھوسکی سے تبادلہ

کلارچی (محمد سعید انجم) کھوسکی فوجی شوگر ملز کے متعصب قادیانی جی ایم عبدالغفور احسان کو جی ایم کے عہدے سے ہٹا کر اسلام آباد مرکزی آفس میں طلب کرلیا گیا ہے، اور نئے مسلمان جی ایم نے چارج سنبھال لیا ہے۔ یہ فیصلہ ضلع بدین کے مسلمانوں اور خصوصی طور پر کھوسکی شادی لارج کے مسلمانوں کے مسلسل احتجاج پر کیا گیا۔ عبدالغفور احسان بلوچ ایک انتہائی متعصب قادیانی افسر تھا۔ اس کے سامنے صرف اور صرف قادیانیت کی تبلیغ تھی۔ اس سے پہلے یہ مذکورہ قادیانی شخص پنوں عاقل چھاؤنی اور بدین میں فوج کے ایک اعلیٰ عہدے پر متمکن رہا۔ اس وقت بھی یہ اپنے تمام سرکاری ذرائع قادیانیت کے لئے ہی بروئے کار لایا کرتا تھا۔ اور ضلع بدین کے علاقوں میں قادیانیوں کے پروگراموں میں شریک ہوتا تھا اور اسی طرح ضلع بدین میں بریگیڈیر ہوتے ہوئے اس نے شادی لارج کے قریب ایک پروگرام میں شرکت کی۔ فوج کے خفیہ ادارے پہلے اس کے ان کاموں سے پریشان تھے۔ اب ان کو ثبوت مل گیا۔ ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی لارج کے مجاہد جناب صوفی محمد خان نے یہ رپورٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ملتان اور کراچی پہنچائی۔ اس کے ساتھ جناب عبدالتواب نمائندہ خصوصی ہفت روزہ تکبیر نے مکمل رپورٹ اور اس جلسہ کی تصاویر حاصل کیں۔ اس پر جناب عبدالتواب صاحب نے ہفت روزہ تکبیر اور عالمی مجلس ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت میں صدائے احتجاج بلند کی۔ اس وقت فوج کے سربراہ جناب عبدالوحید کاکڑ صاحب تھے۔ جب پوری مصدقہ رپورٹ ان تک پہنچی تو جناب کاکڑ صاحب نے عبدالغفور احسان بلوچ کو فوری طور پر فوج سے برطرف کردیا۔ سابق صدر جناب لغاری صاحب کا زمانہ تھا اور یہ قادیانی لغاری صاحب کے علاقہ ڈیرہ غازی خان کا رہنے والا، ان کا قومی

بھائی تھا۔ تو جناب لغاری صاحب نے پھر ایک بار اس شخص کو فوجی شوگر ملز کھوسکی میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کے لئے جی ایم بنا کر بھیج دیا۔ اب پھر اس شخص نے اس عہدے کو بھی قادیانیت کے لئے مصروف عمل رکھا اور ملز میں مسلمانوں کو تنگ کرنا اور اس کے ساتھ ملز میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کو بھرتی کرنا خاص کر اپنے رشتہ دار کو' اور کوئی کام ہو تو اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ چوہدری سلیم قادیانی کی سفارش لے کر آئے۔ اس کے ان کاموں کی وجہ سے پورے سندھ میں عمومی طور پر اور کھوسکی شادی لارج بدین گولارچی میں خصوصی طور پر اضطراب پایا جاتا تھا اور اس سلسلہ میں کھوسکی میں مولانا محمد عبداللہ سندھی کی قیادت میں کئی بار احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت کئی ایک ختم نبوت کانفرنسیں بھی ہوئیں۔ جناب مولانا عبداللہ سندھی اور مولانا عبدالحمید حیدری نے خوب احسن انداز سے قادیانیوں کا اور اس جی ایم کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہوئے۔ اور اس دوران مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا محمد علی صدیق ضلع بدین کے لئے مبلغ بن کر آئے اور پھر ایک حکمت علمی کے ساتھ کام شروع کیا۔ شادی لارج میں ختم نبوت کانفرنس اور کھوسکی میں مختلف جمعہ کے اجتماعات میں صدائے احتجاج بلند کی اور اس کے ساتھ ساتھ صوفی محمد خان' محمد صفدر صدیقی' اور مولانا عبدالحمید حیدری نے اخبارات اور ٹیلی گرام حکومت کو روانہ کئے۔ تو اس مسلسل احتجاج پر مئی 1998ء میں عبدالغفور خان بلوچ کے اسلام آباد کے تبادلہ کے آرڈر ہوگئے۔ اور نئے جی ایم نے فوجی شوگر ملز کھوسکی کا چارج سنبھال لیا۔ یوں ضلع بدین میں قادیانیوں کی مزید سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اس شخص کے ساتھ کیا کرتی ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے توقع رکھتے ہیں کہ حکومت پاکستان خصوصاً" صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب اس مسئلہ میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے اس شخص کے اول سے لے کر آخر تک ریکارڈ کو چیک کیا جائے۔ اور اس ریکارڈ کی روشنی میں اس کو فوری طور پر نوکری سے برطرف کرکے اس کو اس کے شہر ڈیرہ غازی خان روانہ کیا جائے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے راہنماؤں نے قادیانی جی ایم کے تبادلہ پر حکومت کا شکریہ ادا کیا اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

جامع مسجد بلال بہاولپور میں قرارداد مذمت

بہاولپور جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع میں قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں حکومت کو خبردار کیا گیا کہ کسی قیمت پر توہین رسالت ایکٹ میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جو کہ اسلام دشمن طاقتیں مرزائیوں اور مسیحیوں کی پشت پناہی حاصل کرکے پاکستان میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کے امن وسکون کو تباہ وبرباد کرنا چاہتے ہیں۔ مسیح برادری کے مظاہرے بلاجواز ہیں۔ حکومت کو اس کا سختی سے نوٹس لینا

چاہیے اور مسیحیوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہیں۔ ہمارا ملک عظیم قربانیوں کے بعد اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان اپنی جان ومال کو قربان کر سکتا ہے مگر تحفظ ناموس رسالت اور اسلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا حکومت کو اس معاملہ کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے اور مظاہرین پر دائر کردہ مقدمات کا جلد فیصلہ کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ پاکستان میں اسلامی قانون کے علاوہ کوئی قانون نہیں بن سکتا۔ کوئی شخص خواہ وہ مسلمان ہو' مرزائی ہو' یہودی ہو' یا عیسائی ہو' اگر وہ نبی آخرالزماں ﷺ یا کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرے۔ وہ اسلام اور پاکستان کا دشمن اور بغاوت کا مرتکب ہوگا۔ اور آئین کے مطابق سزا کا مستحق ہوگا۔ اجتماع میں یہ بھی طے پایا کہ حکومت فی الفور جمعہ کی تعطیل بحال کرے۔ اس سے پاکستان کی معیشت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بعدہ پاکستان کی سلامتی اور خوشحالی کے لئے دعا کی گئی۔ (حکیم عبدالستار اختر)

❄❄❄❄

بقیہ از: صفحہ ۴۹

قتل کو بھی اپنے "دادا" کی نبوت کی دلیل بنالے۔ کیونکہ یہ سب لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے۔

مرزا طاہر سے تو کیا خطاب کیا جائے وہ تو اپنی امارت کو باقی رکھنے کے لئے دوزخ میں جانے کو تیار ہے' جو لوگ مرزائیوں کے جال میں پھنس کر دوزخ کے مستحق بن چکے ہیں ان سے درخواست ہے اور مکرر درخواست ہے کہ دوزخ سے بچنے کے لئے فکر مند ہوں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا کریں کہ کفر سے نکلنا آسان فرمادے۔

ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ۔

بارگاہِ رسالتمآب

اس شخص سراپا رحمت سے اک ذات ہے پیکر نور خدا
ہم ارض و سما کو دیکھ چکے لیکن کوئی اس جیسا نہ

سجدے تھے جبیں تک آ پہنچے یثرب کی زمیں تک آ پہنچے
ہم غیر یقیں تک آ پہنچے اے صل علیٰ اے صل علیٰ

اس ذات پہ حجت ختم ہوئی نبیوں کی شہادت ختم ہوئی
یعنی کہ نبوت ختم ہوئی پھر کوئی نہ اس کے بعد

سورج نے ضیا اس چشم سے لی اس نطق سے غنچے پھوٹ پڑے
اٹھا تو ستارے فرش پہ تھے بیٹھا تو زمیں کو عرش کیا

اس نور مجسم سے پہلے اس ذات مکرم سے ہٹ کر
تاریخ کے ظلمت زاروں میں جو عقدہ تھا عقدہ ہی رہا

ہم ایسے فقیروں کی زد میں دولت بھی رہی قسمت بھی رہی
اس در سے ہمیں جب نسبت ہے دارا و سکندر چیز ہیں کیا

سیرت کے درخشاں موتی ہیں اصحاب پیمبر رولتے ہیں
سینا پہ گئے تو کچھ نہ ملا جو کچھ بھی ملا یثرب سے ملا

جب دوش پہ گیسو کھلتے ہیں واللیل کی شرحیں ہوتی ہیں
لولاک لما کے سانچے میں اک نور مجسم ڈھل کے رہا

دنبوں کے چرانے والوں نے اس شخص کی صحبت میں آ کر
قیصر کے تخت کو روندا کسریٰ کا گریباں چاک کیا

اس نام کی عظمت کس کو پتہ جس شخص کا چرچا فرش پہ ہے
وہ ذات نہیں تو کچھ بھی نہیں قرآن کی ہر آیت سے کھلا

اے ماننے والو دیکھ کے چل یہ اس کے نقوش پا ہی تو ہیں
تاریخ کے لالہ زاروں میں از غار حرا تا کرب و بلا

کیا بات کہی مرشد نے اللہ کی اس پہ رحمت ہو
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

نور کاشمیری

محبان پاکستان متوجہ ہوں!

خدا ہمارے ملک کو ہمیشہ سلامت رکھے

ایک ایسے وقت میں جب وطن عزیز دہشت گرد تنظیموں، اداروں اور افراد کی سازشوں کی زد میں ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان ملک دشمن عناصر کا تعاقب کیا جائے۔ دہشت گردوں کی نشاندہی کی جائے اور ان کے مذموم، ناپاک مقاصد سرگرمیوں اور طریقہ واردات کے بارے میں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر آگاہ کیا جائے۔

قادیانی دہشت گردی

اس وقت ملک کی سالمیت کے خلاف جو مختلف دہشت گرد گروہ کام کر رہے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق قادیانی گروہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ قادیانیت سے وابستہ افراد اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی پیش گوئی "آپ چند دنوں میں خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے" کو پورا کرنے کیلئے اس ملک کو کمزور کرنے اور تباہ و برباد کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ----- اسلام اور پاکستان کے خلاف -----

چھوٹے موٹے جرائم سے ..... بین الاقوامی دہشت گردی تک

ہر واردات کا سراغ قادیانی گروہ تک ضرور پہنچتا ہے

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

ہم نے قادیانیوں کی ان دہشت گرد سرگرمیوں کو منظر عام پر لانے کیلئے "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم" کے نام سے ایسے تمام واقعات کو کتابی شکل میں مرتب اور شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں قادیانیوں کے مکروہ عزائم کو بے نقاب کرے گی' وہاں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو بھی دہشت گردی کے اصل عوامل کو سمجھنے میں مدد دے گی۔

ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے

دہشت گردی کے خاتمے کے نیک مشن پر ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اپنے پیارے وطن کی سلامتی کیلئے اپنا کردار ادا کیجئے: ہمیں ان تمام قادیانیوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کیجئے جو قتل، چوری، اغواء، ڈاکہ زنی، جواء، فائرنگ، شراب نوشی، فحاشی و بدکاری، دھوکہ دہی، سرکاری وسائل کی خورد برد، کرپشن' دہشت گردی، منشیات فروشی، توہین رسالت ﷺ و صحابہؓ و مقدس شخصیات' صدارتی آرڈیننس مجریہ 1984 کی خلاف ورزی، پاکستان دشمن طاقتوں سے رابطہ یا کسی اور جرم میں ملوث ہوں۔ اپنے حافظے میں محفوظ معلومات اور اپنے ارد گرد رہنے والے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو تحریر کا روپ دیجئے اور ہمیں ارسال کر دیں۔

یہ بہت اچھا ہوگا

اگر آپ ان واقعات کی ضروری تفصیل کے ساتھ' حوالہ جات ضروری دستاویزات، ایف آئی آر وغیرہ کی فوٹو کاپی اور تصاویر وغیرہ بھی ارسال کر سکیں۔

دیر مت کیجئے

سرزمین پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے کیلئے اپنا کردار فوراً ادا کیجئے۔ یہ آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔

مطلوبہ معلومات جتنی جلدی ممکن ہو سکے' اس پتے پر بھیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122 (061) فیکس 542277 (061)

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

عنقریب شائع ہونے والی انکشاف انگیز کتاب

تیرھویں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

ختمِ نبوت کانفرنس

برمنگھم

بمقام جامع مسجد برمنگھم
۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

مورخہ ۹ اگست
۱۹۹۸ء بروز اتوار

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ☆ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ☆ مسئلہ جہاد ☆ قادیانیت کے عقائد و عزائم ☆ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ☆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن - ایس ڈبلیو 9,9 ایچ زیڈ یو کے

فون: 071 - 737 - 8199